قال جبریل علیہ السلام للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

إن اللہ یأمرک أن تقرأ أمتک القرآن علی سبعة أحرف فأیما حرف قرءوا علیہ فقد أصابوا

روی الحدیث بطولہ مسلم (نشر ۱۹۰)

قراءة

حضرت امام نافع

بہ روایت

سیدنا قالون

(رحمة اللہ علیہما)

مؤلفہ

احقر رحیم بخش عفا اللہ عنہ بن فتح محمد صاحب (مرحوم) پانی پتی

خادم القرآن، مدرسہ عربی خیر المدارس، ملتان

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات (درجہ قراءات) ملتان

(پاکستان)

طبع دوم

قیمت [redacted] روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

امّا بعد! احقر رحیم بخش عفا اللہ عنہ بن میاں فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی خادم القرآن مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان، مدعا نگار ہے کہ حفاظ و قراء زمانہ میں ایسے حضرات کی کثرت ہے جو عربی سے ناواقف ہیں اور علم قراآت میں عربی کا جاننا ضروری و لابدی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے حضرات جب دوسری روایات کی تلاوت کرتے ہیں تو ان میں طرح طرح کی غلطیاں کرتے ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کو ابوشامہ کی ایک تحریر ملی جس میں یہ لکھا تھا کہ میں نے دمشق کی جامع کے ایک خطیب سے سُنا کہ اس نے منبر پر بھی اور محراب میں بھی یُوْحِیٓ اِلَیَّ (سبا ع) اور یَاْتِیَ اٰمِنًا (فصلت ع) میں یا کا فتحہ پڑھا۔ پس اس نے یہ خیال کر لیا کہ یہ دونوں یا آت اِنِّیٓ اَعْلَمُ اور وَاُمِّیَ اِلٰہَیْنِ کی طرح ہیں (عنایات رحمانی) سو جب ایسے ایسے حضرات سے بھی اجرائے اصول میں اس قسم کی فاحش اغلاط کا ارتکاب ہوا ہے تو غیر عربی داں حضرات کی بابت جو کچھ ذکر کیا گیا ہے کوئی مستبعد امر نہیں۔ بنا بریں خیال ہوا کہ تمام قراآت و روایات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

اما بعد! احقر رحیم بخش عفا اللہ عنہ بن میاں فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی خادم القرآن مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان، مدعا نگار ہے کہ حفاظ و قراء زمانہ میں ایسے حضرات کی کثرت ہے جو عربی سے ناواقف ہیں اور علم قراآت میں عربی کا جاننا ضروری و لابدی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے حضرات جب دوسری روایات کی تلاوت کرتے ہیں تو ان میں طرح طرح کی غلطیاں کرتے ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کو ابو شامہ کی ایک تحریر ملی، جس میں یہ لکھا تھا کہ میں نے دمشق کی جامع کے ایک خطیب سے سنا کہ اس نے منبر پر بھی اور محراب میں بھی یُوحِیَ اِلَیَّ (سباع) اور یَاتِیَ اٰمِنًا (فصلت ع) میں یا کا فتحہ پڑھا پس اس نے یہ خیال کر لیا کہ یہ دونوں یا آت اِنِّیَ اَعْلَمُ اور وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ کی طرح ہیں (عنایات رحمانی) سو جب ایسے ایسے حضرات سے بھی اجرائے اصول میں اس قسم کی فاحش اغلاط کا ارتکاب ہوا ہے تو غیر عربی داں حضرات کی بابت جو کچھ ذکر کیا گیا ہے کوئی مستبعد امر نہیں۔ بنا بریں خیال ہوا کہ تمام قراآت و روایات

1692

مشہورہ متواترہ مکررہ کو الگ الگ رسائل میں سہل طریق پر بیان کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ اس کارگذاری سے ان شاءاللہ نہ صرف روایات کا حفظ سہل ہوگا بلکہ ایجادِ بندہ سے بھی حفاظت ہو جائیگی

اس مختصر تمہید کے بعد عرض ہے کہ شیوخ و طبقات کے لحاظ سے قرا سبعہ کی ترتیب اس طرح ہے :۔ امام ابن عامر شامیؒ۔ امام عاصم کوفیؒ۔ امام ابن کثیرؒ مکی۔ امام نافع مدنیؒ۔ امام ابوعمرو بصریؒ۔ امام حمزہ کوفیؒ۔ امام کسائی کوفیؒ۔

مگر ابن مجاہدؒ اور دانیؒ اور ان کی اتباع میں شاطبیؒ وغیرہ حضرات نے حسبِ ذیل ترتیب رکھی ہے :۔ امام نافع مدنی۔ امام ابن کثیر مکیؒ۔ امام ابوعمرو بصریؒ۔ امام ابن عامر شامیؒ۔ امام عاصم کوفیؒ۔ امام حمزہ کوفیؒ۔ امام کسائی کوفیؒ۔

اس کے بعد اکثر مصنفین اور تمام اہلِ ادا اسی پر عامل رہے۔ ہم بھی بہ مشیت ایزدی اسی ترتیب سے روایات بیان کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سو توکلاً علی اللہ اس مختصر میں امامِ اوّل سیدنا نافعؒ کی قراءت بہ روایت سیدنا قالونؒ شروع کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقصد سے قبل حضرت امام نافعؒ اور سیدنا قالونؒ کا ضروری تعارف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کی روایت کی سند بھی بیان کر دی جائے۔

حضرت امام نافع مدنیؒ

آپ کا اسمِ مبارک نافع اور کنیت ابو عبد الرحمٰن اور ابو الحسن اور ابو رُوَیم ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام عبد الرحمٰن اور دادا کا نام ابو نعیم ہے۔ آپ جعونہ بن شعُوب بن لیثی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور وہ حمزہؓ بن عبد المطلب کے حلیف تھے۔ اصل کے اعتبار سے آپ اصفہانی ہیں۔ آپ کا رنگ سیاہ تھا۔ قراءت کی وجوہ اور عربیت کے آپ عالم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر مضبوطی کے ساتھ عامل تھے۔ نیز دار الہجرۃ مدینہ طیبہ کے امام تھے۔ ابو جعفرؒ کے بعد آپ کی امامت پر اجماع تھا۔ آپ دوسرے طبقہ میں سے ہیں۔ صحابہؓ میں سے طفیل اور ابن ابی انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت کی ہے۔ اس لیے آپ تابعی ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نافعؒ کی قراءت سنت اور پسندیدہ ہے۔ اسحٰق مسیبیؒ نے عرض کیا کہ آپ کا چہرہ کیسا اچھا ہے اور اعضاء کی بناوٹ کس قدر خوب صورت ہے۔ فرمایا ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں مصافحہ فرمایا ہے۔ ستر تابعین سے قرآن پڑھا۔ انہی میں سے امام ابو جعفر یزید بن قعقاعؒ بھی ہیں۔ جو قراءت کے آٹھویں امام اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ نافعؒ خود کہتے ہیں کہ جب میں ابو جعفر یزیدؒ سے پڑھتا تھا، اُس وقت میری عمر نو ۹ سال کی تھی۔ دوسرے شیخ شیبہ بن نصاح اور تیسرے عبد الرحمٰن بن ہُرمُز اعرج ہیں۔ ان تینوں نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت اُبیؓ بن کعب سے

ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا اور آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے رب جلیل سے یا لوح محفوظ سے حاصل کیا۔
آپ کے حالات میں لکھا ہے کہ جب آپ قرآن شریف پڑھتے تھے یا بات کرتے تھے تو منہ سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے دریافت کیا اے ابوعبدالرحمٰن جب آپ پڑھانے اور پڑھنے کے لیے بیٹھتے ہیں تو کیا خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں؟ فرمایا، نہ تو میں خوشبو لگاتا ہوں اور نہ خوشبو کے نزدیک ہی جاتا ہوں، بلکہ بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ میرے منہ میں (یعنی منہ سے منہ ملاکر) قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ اُس وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے۔

دیکھو قرآن مجید کی مخلصانہ خدمت پر دنیا میں بھی کیسے اعزاز نصیب ہوتے ہیں جن کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے۔ پھر آخرت کی سلطنت کا تو کہنا ہی کیا۔ آپ نے مدینہ طیبہ کے اندر ۱۶۹ھ میں تقریباً ننانوے ۹۹ سال کی عمر پاکر وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک مسجد نبوی کے قریب جنت البقیع میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے راوی بہت ہیں اور سب معتبر ہیں۔ جیسے اسمٰعیل مسیبی، اصمعیؒ ابی خلیدؒ، ابن جمازؒ، امام مالک بن انسؒ، ابوعمرو بن العلاءؒ وغیرہ۔ مگر چونکہ حضرت دانیؒ وشاطبیؒ نے ان میں سے دو مشہور راویوں، (سیدنا قالونؒ وسیدنا ورشؒ) کی روایتیں بیان فرمائی ہیں اور روئے زمین پر ان کی یہی دو روایتیں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ اور پہلے راوی سیدنا قالونؒ ہیں اس لیے ہم نے بھی اس

رسالہ میں انہی کی روایت بیان کرنے کا قصد کیا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ

سیدنا قالونؒ

آپ کا نام عیسٰی بن میناء ہے۔ آپ مدنی زُرَقی اور زُہرتین کے آزاد کردہ غلام اور نحو کے معلم تھے، آپ کی کنیت ابو موسٰی اور لقب قالون ہے۔ منقول ہے کہ آپ کا یہ لقب، امام نافعؒ نے آپ کی قراءۃ کے عمدہ ہونے کی بنا پر مقرر فرمایا تھا۔ کیوں کہ قالون رومی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں۔ آپ نے بلا واسطہ حضرت امام نافعؒ سے پڑھا ہے۔ اور ان کی سند نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہلے بیان ہو چکی ہے آپ کے حالات میں لکھا ہے کہ کانوں سے بہرے تھے مگر یہ کرامت تھی کہ قرآن مجید سننے میں ذرا بھی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔ آپ نے ۲۲۵ھ میں مدینہ منورہ میں بہ عمر سو سال وفات پائی۔ رحمہ اللہ۔

چونکہ ایک عرصہ سے روایتِ حفصؒ ہی عام طور پر پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے اور اسی کا عام رواج ہے اس لیے اسی کو اصل قرار دیا گیا ہے اور تیسیر و شاطبیہ سے اخذ کر کے ان تمام کلمات کو خواہ از قسم اصول ہوں یا فروش، بالترتیب ذکر کیا گیا ہے جن میں سیدنا قالونؒ نے سیدنا حفصؒ کے خلاف پڑھا ہے۔ اور مزید آسانی کی غرض سے اصول و فرش مکررہ کثیر الدور کو بطور قواعد ابتدا میں مختصر و مفید طریق پر بیان بھی کر دیا گیا ہے۔

اصطلاحات

۱۔ صلہ یعنی زیر یا پیش کو بڑھا کر پڑھنا، جیسے عَلَيْهِۦ۔ يَأْتِهِۦ وغیرہ۔ ۲۔ عدم صلہ اگر ہم۔ کم۔ تم

کے بارے میں ہے تو اس کے معنی ہیں میم کا جزم پڑھنا۔ یعنی عَلَیْھِمْ وغیرہ۔ اور
اگر ہائے ضمیر کے بارے میں ہے تو اس سے ہا کا پڑا زیر پڑھنا مراد ہے جیسے
نُوَلِّہٖ وغیرہ۔ ۳ وصلاً یعنی دونوں کلموں کو ملاکر پڑھیں گے تو اس طرح پڑھا
جائے گا جیسے یہاں لکھا ہوا ہے۔ اور اگر پہلے پر ٹھیر جائیں تو پھر اُسی طرح پڑھیں گے
جس طرح حفصؒ پڑھتے ہیں اور ہمیں پہلے سے یاد ہے۔ جیسے ءَامَنَ السُّفَہَآءُ وَلَا
ملانے کی صورت میں واو کے ساتھ۔ اور ءَامَنَ السُّفَہَآءُ ۱۰ اَلَا ہمزہ کے ساتھ۔
اس صورت میں جب کہ اَلسُّفَہَآءُ پر ٹھیر جائیں۔ اسی طرح وَمَنِ اتَّبَعَنِ ے
(وصلاً) وَقُلْ ملانے کی صورت میں یا کے ساتھ۔ اور ٹھیرنے کی صورت میں
بغیر یا کے ۴ اختلاس۔ زیر کے موقع پر زیر کے اور زبر کے موقع پر
زبر کے تین حصے کر کے دو حصے پڑھنا، اور ایک حصہ نہ پڑھنا۔ اس کی
ادائیگی نہایت مشکل ہے لہٰذا مشق ضروری ہے۔ ۵ تسہیل یہ شکل کہیں
کہیں ہمزہ کے اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پس اگر زبر والے ہمزہ پر ہے تو اس کو
ایسی نرم آواز میں پڑھو کہ اس میں کچھ الف کی، اور زیر والے پر ہو تو اس میں
کچھ یا کی اور پیش والے پر ہو تو اس میں کچھ واو کی بُو آجائے۔ اور اکثر مواقع میں
ہمزہ مکسورہ کے نیچے یؔ، اور مضمومہ کے نیچے وؔ اسی طرف اشارہ کرنے کے
لیے لکھی گئی ہے۔ ۶ بعض بعض کلمات پر گول نشان دیا گیا ہے۔ یہ اس
طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے کہ ان کلمات کے لیے کوئی قاعدہ نہیں
ہے۔ ان کو خاص طور پر ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے وَمَا یُخْدِعُوْنَ
وغیرہ۔ ۷ ع۔ عین کا نشان رکوع کی علامت ہے جہاں رکوع کے

اختلافات ختم ہوتے ہیں وہاں یہ نشان لگایا گیا ہے۔ اس کے اوپر والے نمبرات سورت کے اور نیچے والے پارہ کے ہیں۔

ضروری گذارش اگرچہ بفضلہ تعالیٰ روایات کے اس طرح بالترتیب تمام کلمات مختلف فیہا کے تحریر ہو جانے سے بہت ہی آسانی ہو جائے گی، مگر پھر بھی جن حضرات نے باقاعدہ کسی استاذ کامل سے روایات نہ پڑھی ہوں، ان کو چاہیے کہ ایک مرتبہ ان رسائل کو کسی استاذ کامل سے سمجھ کر پڑھ لیں۔ ورنہ اغلاط میں مبتلا ہو جانیکا اندیشہ ہے۔

اصول مختصرہ

۱ دو سورتوں کے درمیان ہر جگہ بسم اللہ پڑھتے ہیں لیکن انفال و براءۃ کے درمیان نہیں پڑھتے۔

۲ جمع کی میم (ہُم۔ کُم۔ تُم) کے بعد حرکت والا حرف ہو تو اس میم میں دو وجوہ ہیں۔ (الف) صلہ۔ یعنی ہُمُو۔ کُمُو۔ تُمُو۔ میم کے اُلٹے پیش سے۔ اور صلہ کے واو کے بعد اگر ہمزہ ہو تو واو میں مد و قصر دونوں جائز ہیں۔ (ب) عدم صلہ۔ یعنی ہُمْ۔ کُمْ۔ تُمْ (حفصؒ کی طرح) میم کے سکون سے (اور یہی اولیٰ ہے۔

تنبیہ (الف) ہُم۔ کُم۔ تُم سے مراد یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں ہا۔ کاف اور تا کے بعد جزم والی میم مل کر آرہی ہو اور کاف سے پہلے حا ساکن ملی

ہوئی نہ ہو اور ہا کا کسرہ یا ضمہ اور کاف و تا کا ضمہ ہو پس اگر کسی جگہ جزم والی میم نہ ہو اور آواز ھُم کُم تُم والی ہو جیسے وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ (میں اللہ کی ہا کے بعد) اور كُلَّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ اور ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ وغیرہ اور بَيِّنَةٌ مِّنْ (میں بَيِّنَةٌ کے بعد) وغیرہ اور اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ (میں پہلے کاف کے بعد) اور تَارِكٌ بَعْضَ وغیرہ۔ یا کاف سے پہلے حا ساکن ملی ہوئی آرہی ہو جیسے رَبُّ احْكُمْ۔ فَاحْكُمْ لَمْ يَحْكُمْ وغیرہ۔ تو ایسے مواقع پر صلہ جائز نہیں اور چونکہ يَحْكُمُ۔ وَرِمَاحُكُمْ میں حا کا ضمہ ہے اس لیے ان میں صلہ جائز ہے اور كُمْ میں کاف کا فتحہ اور يَخْتِمُ میں تا کا کسرہ ہے اس لیے ان میں بھی صلہ نہ ہوگا۔ اسی طرح اور قیود کو سمجھ لو۔

(ب) حالتِ وقف میں میم کا صرف سکون پڑھتے ہیں۔

۳۔ مدِّ متصل ہر جگہ دو الفی ہوگا۔

۴۔ مدِّ منفصل میں مد (دو الفی) اور قصر (ایک الفی) دونوں وجہیں ہیں (مگر قصر اولیٰ ہے۔

۵۔ ایک کلمہ کے دو ہمزوں پر فتحہ[۲۹] ہو جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ وغیرہ یا پہلے کا فتحہ اور دوسرے[۳۰] کا کسرہ ہو جیسے ءَاِنَّا وغیرہ۔ یا پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا ضمہ[۳۱] ہو جیسے ءَاُلْقِيَ وغیرہ تو تینوں صورتوں میں دونوں ہمزوں کے درمیان الف داخل کرتے ہیں اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں یعنی نرم کرکے پڑھتے ہیں۔ پہلی قسم میں الف کی طرح، اور دوسری میں یا کی طرح، اور تیسری میں واو کی طرح۔ مگر ءَاٰمَنْتُمْ۔ ءَاٰلِهَتُنَا اور اٰئِمَّةً میں صرف تسہیل کرتے ہیں۔ ادخالِ الف نہیں کرتے۔ اور ءَاُشْهِدُوْا (زخرف ع) میں ادخال و عدمِ ادخال

دونوں وجوہ ہیں۔

۶ (الف) دو کلموں کے دو ہمزوں کا اگر فتحہ ہو جیسے جَآءَ اَحَدُ وغیرہ تو ہر جگہ[۲۹] پہلے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں یعنی جَآ اَحَدُ (اور ہمزہ سے پہلے الف میں قصر و مد دونوں جائز ہیں مگر قصر اولیٰ ہے) (ب) اور اگر دونوں کا کسرہ[۱۵] ہو جیسے مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا وغیرہ یا دونوں کا ضمہ ہو اور یہ صورت صرف اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ (احقاف ع) میں ہے تو ان دونوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں مکسورتین والی صورت میں یا کی طرح اور مضمومتین والی میں واو کی طرح (اور ہمزہ سے پہلے الف میں مد و قصر دونوں جائز ہیں مگر مد اولیٰ ہے۔ (ج) اور اگر دو کلموں کے دو ہمزوں میں سے پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے شُهَدَآءَ اِذْ وغیرہ یا پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا ضمہ ہو اور یہ صرف جَآءَ اُمَّةً (مومنون ع) میں ہے) تو دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں شُهَدَآءَ اِذْ جیسی مثالوں[۱۹] میں یا کے ساتھ اور جَآءَ اُمَّةً میں واو کے ساتھ۔ (د) اور اگر پہلے کا کسرہ اور دوسرے کا فتحہ ہو جیسے مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا وغیرہ تو ہر جگہ[۱۹] دوسرے کو زبر والی یا سے، اور پہلے کا ضمہ اور دوسرے[۱۳] کا فتحہ ہو جیسے نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ وغیرہ تو دوسرے کو زبر والی واو سے بدلتے ہیں یعنی مِنَ الْمَآءِ یَوْمِمَّا اور نَشَآءُ وَصَبْنٰهُمْ (ھ) اور اگر پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا کسرہ[۲۸] ہو جیسے یَشَآءُ اِلٰی وغیرہ تو دوسرے ہمزہ میں دو وجہیں ہیں (الف) زیر والی واو سے ابدال یعنی یَشَآءُ وِلٰی یہ قراء کا مذہب ہے اور نقل کی رو سے قوی تر ہے۔ (ب) یا کی طرح تسہیل یہ نحاۃ کا مذہب ہے اور قیاس کی رو سے درست تر ہے۔

تنبیہ دو کلموں کے دو ہمزوں کے جتنے قواعد مذکور ہوئے وہ سب اسی صورت میں جاری ہوتے ہیں جب کہ دونوں کلمات کو ملا کر پڑھا جائے، ورنہ حفصؒ کی طرح پڑھیں گے۔

۷ (الف) "یائے اضافت" (جس کے معنی میں یا میرے یا مجھ کو آیا کرتے ہیں اس) کے بعد اگر فتحہ والا ہمزہ قطعیہ ہو جیسے إِنِّيٓ أَعْلَمُ وغیرہ تو نو یا آت کے سوا باقی سب (۱۹۴) جگہ یا کا فتحہ پڑھتے ہیں یعنی إِنِّيَ أَعْلَمُ وغیرہ اور جن نو میں سکون پڑھتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں ۱ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ (بقرہ ع ۱۸) ۲ أَرِنِيٓ أَنْظُرْ (اعراف ع ۱۷) ۳ وَلَا تَفْتِنِّيٓ أَلَا (توبہ ع ۷) ۴ وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُنْ (ہود ع ۴) ۵ فَاتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ (مریم ع ۳) ۶ و ۷ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ (نمل و احقاف ع ۲) ۸ ذَرُونِيٓ أَقْتُلْ ۹ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ (غافر ع ۳ و ع ۶) (ب) اور اگر اس کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہو جیسے مِنِّيٓ إِلَّا وغیرہ تو دس یا آت کے علاوہ باقی ہر جگہ فتحہ پڑھتے ہیں اور جن دس میں سکون پڑھتے ہیں وہ یہ ہیں ۱ أَنْظِرْنِيٓ إِلَىٰ (اعراف ع ۲) ۲ و ۳ فَأَنْظِرْنِيٓ إِلَىٰ (حجر ع ۳ و ص ع ۵) ۴ يَدْعُونَنِيٓ إِلَيْهِ (یوسف ع ۴) ۵ و ۶ تَدْعُونَنِيٓ دونوں (غافر ع ۵) ۷ إِخْوَتِيٓ إِنَّ (یوسف ع ۱۱) ۸ يُصَدِّقُنِيٓ (قصص ع ۴) ۹ فِي ذُرِّيَّتِيٓ إِنِّي (احقاف ع ۲) ۱۰ أَخَّرْتَنِيٓ إِلَىٰ (منفقون ع ۲) (ج) اور اگر ضمہ والا ہو جیسے إِنِّيٓ أُعِيذُهَا تو دو کے علاوہ باقی (دس) جگہ فتحہ پڑھتے ہیں۔ اور جن دو میں سکون پڑھتے ہیں وہ یہ ہیں ۱ بِعَهْدِيٓ أُوفِ (بقرہ ع ۵) ۲

اَتُونِیٓ اُفْرِغْ (کہف ع ۱۱) (د) اور اگر اس یا کے بعد الف لام ہو جیسے رَبِّیَ الَّذِیْ وغیرہ تو سب جگہ فتحہ پڑھتے ہیں (ہ) اور اگر صرف ہمزہ وصلی ہو جس کے ساتھ لام نہ ہو، جیسے اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ وغیرہ تو ان (سات) میں سے چار یاآت ۱ لِنَفْسِیَ ○ اذْھَبْ ۲ فِیْ ذِکْرِیَ ○ اذْھَبَا (طٰہٰ ع ۲) ۳ اِنَّ قَوْمِیَ اتَّخَذُوْا (فرقان ع ۳) ۴ مِنْۢ بَعْدِیَ اسْمُہٗ (صف ع ۱) میں فتحہ اور باقی تین میں سکون پڑھتے ہیں اور دو ساکن جمع ہو جانے کی بنا پر حذف کرتے ہیں (و) اور اگر ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف آجائے جیسے بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وغیرہ تو اٹھائیس میں سے صرف سات میں فتحہ پڑھتے ہیں ۱ و ۲ بَیْتِیَ (بقرہ ع ۱۵ و حج ع ۴) ۳ و ۴ وَجْہِیَ (آل عمران ع ۲ و انعام ع ۹) ۵ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ (انعام ع ۲۰) ۶ مَالِیَ لَآ (یٰسٓ ع ۲) ۷ لِیَ (کٰفرون) باقی میں سکون پڑھتے ہیں۔

۸ یا آت زوائد۔ (جو قرآنوں کے رسم سے محذوف ہیں ان میں سے جن میں قرار کا اختلاف ہے ان کا مجموعہ اکسٹھ[۱] ہے۔ ان میں سے اکیس کو بالاتفاق ثابت رکھتے ہیں۔ ۱ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ے (آل عمران ع ۲) ۲ یَوْمَ یَاْتِ ے لَا (ہود ع ۹) ۳ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ ے ۴ الْمُھْتَدِ ے (اسراء ع ۷ و ع ۱۱) ۵ الْمُھْتَدِ ے ۶ اَنْ یَّھْدِیَنِ ے (کہف ع ۲ و ع ۴) ۷ اِنْ تَرَنِ ے ۸ اَنْ یُّؤْتِیَنِ ے (ع ۵) ۹ نَبْغِ ے ۱۰ اَنْ تُعَلِّمَنِ ے (ع ۹) ۱۱ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ے (طٰہٰ ع ۵) ۱۲ اَتُمِدُّوْنَنِ ے ۱۳ فَمَآ اٰتٰنِ ےَ اللّٰہُ (نمل ع ۳) ۱۴ اتَّبِعُوْنِ ے (مومن ع ۵) ۱۵ الْجَوَارِ ے (شوریٰ ع ۴) ۱۶ یٰعِبَادِ ے (زخرف ع ۷) ۱۷ الْمُنَادِ ے

---

[۱] گو یٰعِبَادِ ے کو عام مصنفین یا آت زوائد میں شمار نہیں فرماتے ہیں کیونکہ شامی مصاحف میں (باقی ہے)

(قٓ ع۳)، ۱۸؎ اِلَی الدَّاعِ (قمر ع۱)، ۱۹؎ اِذَا یَسْرِ ۲۰؎ اَکْرَمَنِ ۲۱؎ اَھَانَنِ
(تینوں فجر میں) ان میں سے ۱۲؎ فَمَآ اٰتٰنِ کو وصلاً مفتوح اور وقفاً ساکن اور
۱۶؎ (یٰعِبَادِ) کو حالتین (وقف و وصل) میں ساکن پڑھتے ہیں اور باقی (۱۹) کو
صرف وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور ساکن پڑھتے ہیں اور حالت وقف میں حفص
کی طرح، حذف کرتے ہیں اور ۲۲؎ الدَّاعِ و ۲۳؎ اِذَا دَعَانِ (بقرہ ع۲۳) میں
تیسیر سے تو حذف ہی نکلتا ہے اور شاطبیہ میں وصلاً حذف و اثبات
دونوں ہیں مگر حذف مشہور تر ہے اور ۲۴؎ التَّلَاقِ و ۲۵؎ التَّنَادِ
(مومن ع۲ و ع۴) میں اثبات و حذف دونوں ہیں مگر اثبات ضعیف و متروک ہے۔

فروشِ مکررہ کثیر الدَّور

جن کو بطور قواعد کلیہ یاد رکھا جاسکتا ہے

۱؎ (الف) اِتَّخَذْتُمْ۔ اِتَّخَذْتُ۔ لَتَّخَذْتَ۔ اٰخَذْتُ اور
اس باب کے سب (اٹھارہ) کلمات جس طرح بھی آئیں (یعنی خا کا زبر اور تا کا زبر
یا پیش ہو) تو ذال کا تا میں ادغام ہوتا ہے یعنی اِتَّخَذْتُّمْ۔ اِتَّخَذْتَّ۔ لَتَّخَذْتَّ۔
اٰخَذْتُّمْ۔ اٰخَذْتُّ وغیرہ۔ (ب) اَنَا کے بعد اگر ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ یا مضمومہ
آئے جیسے اَنَا اَوَّلُ۔ اَنَا اُحْیِ وغیرہ تو اَنَا کا الف وقف و وصل دونوں حالتوں

(بقیہ حاشیہ ۱۲؎) یہ یا رسم میں موجود ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے عام مصاحف میں نہیں ہے،
اس لیے ہم نے زوائد ہی میں شمار کیا ہے ۱۲ منہ

میں پڑھا جائے گا (اور اس میں قصر و مد بھی جائز ہے) اور اگر مکسورہ آئے جو تین جگہ صرف آنا۔ اِلّا ہی میں ہے تو پھر الف کا ثابت رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں (مگر ثابت نہ رکھنا اولیٰ ہے۔ (ج) اَلْاُکُلِ۔ اُکُلَهَا اور اس کے باقی کلمات میں کاف کا سکون پڑھتے ہیں یعنی اَلْاُکْلِ۔ اُکْلَهَا وغیرہ۔ (د) اَلْاُذُنَ۔ اُذُنَیْهِ۔ اُذُنٌ میں ہر جگہ ذال کا سکون پڑھتے ہیں یعنی اَلْاُذْنَ وغیرہ۔ (ھ) اَرَءَیْتَ۔ اَرَءَیْتُمْ۔ اَرَءَیْتَكُمْ۔ اَفَرَءَیْتَ۔ اَفَرَءَیْتُمْ میں سب جگہ را کے بعد والے ہمزہ کی (الف کی طرح) تسہیل کرتے ہیں۔ (و) فَاَسْرِ اور اَنْ اَسْرِ کو ہر جگہ ہمزۂ قطعیہ کے بجائے ہمزۂ وصلیہ سے (وصلاً حذف کر کے) فَاسْرِ اور اَنِ اسْرِ پڑھتے ہیں۔ (ز) اُسْوَةٌ کو ہر جگہ ہمزہ کے کسرہ سے اِسْوَةٌ پڑھتے ہیں۔ (ح) جب پاس پاس دو دو ہمزہ دو جگہ جمع ہو جائیں جیسے ءَاِذَا كُنَّا وءَاِنَّا وغیرہ جو کل گیارہ جگہ آئے ہیں تو سوائے نمل و عنکبوت والوں کے باقی سب میں دوسرے ہمزوں میں سے پہلے کو حذف کرتے ہیں۔ اور نمل و عنکبوت میں پہلے دو ہمزوں میں سے اول کو حذف کرتے ہیں پس عنکبوت میں تو پہلے موقع کو قالونؒ و حفصؒ دونوں ایک ہی طرح اِنَّكُمْ پڑھتے ہیں اور نمل کے پہلے موقع میں قالونؒ کے لیے اِذَا كُنَّا ایک ہمزہ اور اس کے زیر سے اور دوسرے موقع میں ءَاِنَّا ہے دو ہمزوں اور ادخال اور تسہیل سے۔ اور حفصؒ کے لیے نمل کے دونوں موقعوں میں ءَاِذَا۔ ءَاِنَّا ہے دو ہمزوں اور تحقیق بلا ادخال سے۔

۲۔ (الف) اَلْبُیُوْتَ۔ بُیُوْتٍ۔ بُیُوْتًا۔ بُیُوْتِكُمْ میں[۳۴] ہر جگہ با کے

زیر سے اَلْبِیُوْتِ پڑھتے ہیں۔ (ب) بُشْرًا کو ہر جگہ[3] با کے بجائے نون سے اور شین کے پیش سے نُشُرًا پڑھتے ہیں۔

۳ (الف) اَلتَّوْرٰىةَ میں ہر جگہ تقلیل و فتح دونوں جائز ہیں۔ تقلیل کو ایسے ادا کریں جیسے اردو والے غیب یا عیب بولتے ہیں اور فتح اس طرح پڑھیں جیسے حفصؒ پڑھتے ہیں۔ (ب) تَذَكَّرُوْنَ جب کہ ایک تا کے ساتھ ہو اور واو کے بعد نون ہو تو ہر جگہ[4] ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ پڑھتے ہیں۔

۴ خُطُوٰتِ کو ہر جگہ طا کے سکون سے خُطْوٰتِ پڑھتے ہیں۔

۵ زَكَرِيَّا کو ہر جگہ[5] ہمزہ کی زیادتی (اور مد سے) زَكَرِيَّآءَ پڑھتے ہیں۔ اور حسب مقام ہمزہ کو حرکت بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ آل عمران کے تینوں اور مریم کے دوسرے میں (چار جگہ) ضمہ اور باقی تین جگہ ہمزہ کا فتحہ پڑھتے ہیں۔

۶ سِيْٓءَ اور سِيْٓئَتْ میں سین کے کسرہ کا ضمہ سے اشمام کرتے ہیں (جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک حرکت بنالی جاتی ہے جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا)۔ (ب) اَلسَّكِّيْنِ اور سَدًّا میں ہر جگہ سین کا پیش پڑھتے ہیں یعنی اَلسُّدَّيْنِ اور سُدًّا (ج) اگر دو ساکن اس طرح جمع ہو جائیں کہ ان میں سے پہلا ساکن ان چھ میں سے کوئی ایک ہو ۱ مَنْ ۔ اَنْ اور لٰكِنْ کا نون، جیسے فَمَنِ اضْطُرَّ۔ اَنِ اعْبُدُوْا۔ وَلٰكِنِ انْظُرْ ۲ قَدْ کی دال، جو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ میں ہے۔ ۳ تانیث کی تا جو صرف وَقَالَتِ اخْرُجْ (یوسف ع) میں ہے ۴ تنوین جیسے فَتِيْلًا ۙ انْظُرْ۔ مُبِيْنِ ۙ اقْتُلُوْا وغیرہ ۵ قُلْ کا لام جیسے قُلِ ادْعُوْا وغیرہ ۶ اَوْ کا

واو، جیسے اَوِانقُصۡ اور پہلے ساکن کے بعد ہمزہ وصلی ہو اجو اس کلمہ سے ابتدا کرنے کی صورت میں پیش سے پڑھا جاتا ہو ا تو چھئوں قسموں میں ہر جگہ پہلے ساکن کو ضمہ دیتے ہیں یعنی فَمَنُ اضۡطُرَّ ۔۲ وَلَقَدُ اسۡتُهۡزِئَ ۔۳ وَقَالَتُ اخۡرُجۡ ۔۴ فَتِيۡلًا ۔ نِ انۡظُرۡ ۔۵ قُلُ ادۡعُوۡا ۔۶ اَوُ انۡقُصۡ وغیرہ۔

تنبیہ اَنِ اتَّقُوۡا - اَنِ امۡشُوۡا - اِنِ امۡرُؤٌا - بِغُلٰمِ نِ اسۡمُهٗ - اِنِ الۡحُكۡمُ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ - قُلِ الرُّوۡحُ وغیرہ میں یہ قاعدہ جاری نہ ہو گا۔ کیونکہ ان سب میں ابتدا کے وقت ہمزہ کا ضمہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ آخری تین مثالوں میں فتحہ سے اور باقی میں کسرہ سے ابتدا ہوتی ہے۔

۔۷ اَلّٰٓئِیۡ کو ہر جگہ یا کے حذف سے اَلّٰٓءِ پڑھتے ہیں۔

۔۸ مُبَيِّنٰتٍ میں ہر جگہ یا کا فتحہ پڑھتے ہیں

۔۹ النَّبِيّٖنَ - النَّبِيُّوۡنَ - النَّبِيُّ - النُّبُوَّةَ - الۡاَنۡبِيَآءَ میں ہر جگہ ہمزہ پڑھتے ہیں اور اس (ہمزہ) سے پہلے یا اور واو اور الف میں مد بھی کرتے ہیں جیسے اَلنَّبِيٓئِيۡنَ - النَّبِيٓئُوۡنَ - النَّبِيٓءُ - النُّبُوٓءَةَ - الۡاَنۡبِئَآءَ ہو جاتا ہے مگر لِلنَّبِيِّ اِنۡ اور بِيُوۡتَ النَّبِيِّ اِلَّآ (احزاب ع و ع) میں ملا کر پڑھتے وقت حفصؒ ہی کی طرح پڑھتے ہیں اور وقفاً ان دونوں کو بھی ہمزہ ہی سے، (لِلنَّبِيٓءِ اور بِيُوۡتَ النَّبِيٓءِ) پڑھتے ہیں (ب) نُوۡحِيۡٓ اِلَيۡهِمۡ کو ہر جگہ اور نُوۡحِيۡٓ اِلَيۡهِ کو يُوۡحٰٓى اِلَيۡهِمۡ اور يُوۡحٰٓى اِلَيۡهِ پڑھتے ہیں۔ (ج) نُكۡرًا کو ہر جگہ کاف کے پیش سے نُكُرًا پڑھتے ہیں۔

۔۱۰ (الف) اگر هُوَ اور هِيَ سے پہلے واو، فا، لام اور ثُمَّ ہو جیسے وَهُوَ

وَہِیَ۔ فَہُوَ۔ فَہِیَ۔ لَہُوَ۔ لَہِیَ اور ثُمَّ ہُوَ تو ہا کا سکون پڑھتے ہیں۔ یعنی وَہْوَ۔ وَہْیَ اور ثُمَّ کے بعد ھِیَ نہیں آیا ہے۔ اور لَہِیَ (عنکبوت ع) اور ثُمَّ ھُوَ (قصص ع) دونوں صرف ایک ایک جگہ آئے ہیں۔

فائدہ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ میں شاطبیہ وتیسیر کے طریق سے تو ہا کا ضمہ ہی ہے اور اتحاف میں ہے کہ اس میں قالون وابوجعفر کے لیے دونوں وجوہ ہیں۔ اور طیبہ میں ہا کا، سکون ہے اور یہ دونوں طریقوں سے صحیح ہے لیکن ابونشیط کے طریق سے نادر اور قلیل ہے۔

(ب) ھُزُوًا کو ہر (گیارہ) جگہ ھُزُؤًا پڑھتے ہیں (ج) ھٰٓاَنْتُمْ میں ہر جگہ ہمزہ کی (الف کی طرح) تسہیل کرتے ہیں۔

سلا (الف) یَحْسَبُہُمْ۔ یَحْسَبُ۔ یَحْسَبُوْنَ۔ تَحْسَبُ۔ تَحْسَبَنَّ میں جب کہ مضارع کا صیغہ ہو تو ہر جگہ سین کا کسرہ پڑھتے ہیں۔ یعنی یَحْسِبُہُمْ وغیرہ۔ (ب) یَحْزُنْكَ۔ لَیَحْزُنُنِیْ اور لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ میں ہر جگہ یا کا ضمہ اور زا کا کسرہ پڑھتے ہیں یعنی یُحْزِنْكَ وغیرہ۔ مگر لَا یَحْزُنُہُمُ الْفَزَعُ (انبیاء ع) میں حفص ہی کی طرح پڑھتے ہیں۔

تنبیہ یَحْزَنُوْنَ۔ تَحْزَنُوْنَ اور وَلَا تَحْزَنَّ وغیرہ میں کوئی، اختلاف نہیں۔

(ج) یٰبُنَیَّ کو (جب کہ با کے ضمہ اور نون کے فتحہ سے ہو) یا کے کسرہ سے یٰبُنَیِّ پڑھتے ہیں ❊

ع۱ **سورۃ الفاتحۃ** | ۱ مٰلِكِ ۲ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ع

پارہ ۱ الٓمّٓ

ع۱ **سورۃ البقرۃ** | ۱ بِمَآ اُنْزِلَ ۲ اُولٰٓئِكَ ۳ ءَاَنْذَرْتَهُمْ ع۱

ع۲ ع۳ ۱ وَمَا يُخٰدِعُوْنَ ۲ يُكَذِّبُوْنَ ۳ اَمِنَ السُّفَهَآءُ ۲ اَلَآ ع۲ وَهُوَ ع۳ ۱

ع۴ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ ۲ هٰٓؤُلَآءِ (وصلًا) اِنْ ۳ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ ع۴ ۱ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

(الف میں مد قصر دونوں سے)

ع۵ ع۶ الْعِجْلَ ۲ حِطَّةٌ نَّغْفِرْلَكُمْ ع۵ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ ع۶ ۱ وَالصّٰبِـِٔيْنَ

ع۸ (ہر دو جگہ) ۲ هُزُوًا (ہر گیارہ جگہ) ع۸ ۱ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ ۲ اَتَّخَذْتُمْ

ع۹ ۳ خَطِيْٓـَٔتُهٗ ع۹ ۱ تَظٰهَرُوْنَ ۲ وَهُوَ مُحَرَّمٌ ۳ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ٥

ع۱۰ ع۱۱ اُولٰٓئِكَ ع۱۰ ۱ وَهُوَ الْحَقُّ ۲ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ ۳ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ ع۱۱

ع۱۲ ع۱۳ وَمِيْكٰىلَ ع۱۲ وَهُوَ مُحْسِنٌ ع۱۳ وَلَا تُسْـَٔلُ ع۱۴ ۱ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ

۱؎ ہر جگہ میم جمع میں صلہ یا عدم صلہ پڑھیں ۱۲ ۲؎ منفصل میں قصر یا مد کریں ۱۲ ۳؎ متصل میں ہر جگہ دو الفی مد کریں ۱۲ ۴؎ یہاں و تحریم ع ۱۹ میں ظا کی تشدید ہے ۱۲ ۵؎ ان کے لیے اس سے پہلے وَنَذِيْرًا پر وقف مطلق ہے اور وَلَا تُسْـَٔلُ والوں کے لیے لا ہے۔ طا کی وجہ استیناف ہے اور لا اس لیے ہے کہ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا کی طرح عطف کے سبب جملہ .... (باقی برصفحہ ۱۹)

ع ۱۵ ۱۵ ۱۶ ۱۶ ۲ وَاتَّخِذُوْا مِنْ ع ۱۵ ۱ وَاَوْصٰی ۲ شُھَدَآءَ اِذْ ۳ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ
۴ وعہ وَھُوَ (دونوں) ۶ اَمْ یَقُوْلُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ ع ۱۶

پارہ ۲ سَیَقُوْلُ

ع ۱۷ ع ۱ ۱ یَّشَآءُ اِلٰی یَا اِلٰی ع ۱۸ وَلَوْ تَرَی الَّذِیْنَ ع ۱۹ ۱ خُطُوٰتِ ۲ فَمَنِ
ع ۲۱ ع ۲۲ اضْطُرَّ ع ۲۱ ۱ لَیْسَ الْبِرَّ ۲ و ۳ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ ۳ وَالنَّبِیّٖنَ ع ۲۲
ع ۲۳ ۱ تا ۳ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ۲ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ع ۲۳ ۱ بِاَنْ تَاْتُوا
ع ۲۴ الْبُیُوْتَ ۲ و ۳ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ ۲ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ ع ۲۴ ۱ وَھُوَ اَلَدُّ

(بقیہ حاشیہ ص۱۸) وَلَا تُسْئَلُ بھی اَرْسَلْنٰکَ کے کاف سے حال ہے اَیْ وَغَیْرَ مَسْئُوْلٍ ۱۲

لے خا کے فتحہ والوں کے لیے وَاٰمَنَّا اور مُصَلًّی پر صاد کا اور خا کے کسرہ والوں کے لیے ان دونوں پر طا کا وقف ہے۔ تفصیل دلائل الوقوف میں ملے گی ۱۲

ے یا والوں کے لیے مُخْلِصُوْنَ پر وقف مطلق ہے کیونکہ اس صورت میں اَمْ منقطعہ ہے اس لیے یہ جملہ ماقبل سے جدا ہے اور تا والوں کے لیے مُخْلِصُوْنَ پر لا ہے کیوں کہ ان کے یہاں اَمْ متصل ہے اور یہ جملہ اَتُحَآجُّوْنَنَا پر معطوف ہے ۱۲

ع۲۵ ۲ فِي السِّلْمِ ۳ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ع۲۵ ۱ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ ۲
ع۲۶ يَشَاءُ وَلِيٌّ يا اِلٰي ۳ يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ ۲ تا ۶ وَهُوَ (تینوں) ع۲۶ وَهُوَ
ع۲۸ كَافِرٌ ع۲۷ هُزُوًا ع۲۹ خِطْبَةِ النِّسَاءِ ع۳۰ ۱ و ۲ قَدْرُهٗ (دونوں) ۳
ع۳۱ وَصِيَّةً ع۳۱ ۱ فَيُضٰعِفَهٗ ۲ وَيَبْصُطُ (صادسے) ۳ لِنَبِيٍّ لَّهُمُ
ع۳۲ ۲ هَلْ عَسَيْتُمْ ۵ و ۶ نَبِيُّهُمْ (دونوں) ع۳۲ ۱ مِنِّيْٓ اِلَّا ۲
ع۳۳ غُرْفَةً ۳ دِفَاعُ ع۳۳

پارہ ۳ تِلْكَ الرُّسُلُ

ع۳۴ ع۳۵ وَهُوَ الْعَلِيُّ ع۳۴ ۱ اَنَا اُحْيٖ ۲ وَهِيَ خَاوِيَةٌ ۳ نُنْشِزُهَا ع۳۵ ۱ بِرَبْوَةٍ
ع۳۶ ۲ اُكُلَهَا ع۳۶ ۱ فَنِعِمَّا (عین کے کسرہ کے اختلاس سے) یا فَنِعْمَّا (سکون)
ع۳۷ ۲ فَهُوَ خَيْرٌ ۳ وَنُكَفِّرُ عَنْكُمْ ۴ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ ع۳۷ ۱ اِلٰي
ع۳۸ مَيْسَرَةٍ ۲ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا ع۳۸ ۱ مِنَ الشُّهَدَاءِ اَنْ ۲

۱؎ یہاں وحدید (ع۱) میں ۱۲ ۲؎ یہاں ومحمد (ع۲) میں ۱۲ ۳؎ یہاں وحج (ع۱) میں ۱۲
۴؎ یہاں ومؤمنون (ع۱) میں ۱۲ ۵؎ یہاں اورنساء (ع۵) میں ۱۲ ۶؎ ان کے یہاں
خَيْرٌ لَّكُمْ پر وقف نہیں ہے ۱۲

يَاْبَ الشُّهَدَآءُ وَإِذَا يا أَإِذَا ۳ و ۴ تِجَارَةً حَاضِرَةً ۱ فَيَغْفِرُ
لِمَنْ ۲ وَيُعَذِّبُ مَّن

سورہ آل عمرٰن

التَّوْرٰيةَ (تقلیل یا فتح) ۱ كَافِرَةٌ تَرَوْنَهُمْ ۲ يَشَاءُ
إِنَّ یا أَإِنَّ ۳ أَؤُنَبِّئُكُمْ ۴ وَمَنِ اتَّبَعَنِ (وصلاً)
۵ أَأَسْلَمْتُمْ النَّبِيِّينَ ۱ مِنِّي (وصلاً) إِنَّكَ ۲ وَإِنِّي
أُعِيذُهَا ۳ وَكَفَّلَهَا ۴ تا ۶ زَكَرِيَّآءُ (تینوں) ۷ وَهُوَ قَآئِمٌ
۸ حَصُورًا وَنَبِيًّا ۹ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۱ مَا يَشَآءُ (وصلاً)
إِذَا یا أَإِذَا ۲ وَالتَّوْرٰيةَ (تقلیل یا فتح) ۳ إِنِّي أَخْلُقُ ۴ فَيَكُونُ
طَيْرًا ۵ فِي بُيُوتِكُمْ ۶ مِنَ التَّوْرٰيةِ (تقلیل یا فتح) ۷ أَنصَارِي
إِلَى اللَّهِ ۱ فَنُوَفِّيهِمْ ۲ و ۳ لَهُوَ (دونوں) ۱ أُنزِلَتِ
التَّوْرٰيةُ (تقلیل یا فتح) ۲ هَا أَنتُمْ (الف میں مد و قصر دونوں) ۳ وَهٰذَا

---

۱ یہاں دن سارع میں ۱۲ ۲ طیبہ سے وَيُعَذِّب مَّن بھی ہے با کے اظہار سے ۱۲ ۳
اور طیبہ سے أَؤُنَبِّئُكُمْ بھی ہے ادخال کے بغیر تسہیل سے ۱۲ ۴ اس روایت میں إِنِّي أَخْلُقُ سے پہلے
مِن رَّبِّكُمْ پر وقف جائز ہے اور ہمزہ کے فتحہ والوں کے لیے بدل کی تقدیر پر لا اور رھی أَنِّي کی تقدیر پر جیم
ہے اور بدل بِآيَةٍ سے ہوگا ای وَجِئْتُكُم بِأَنِّي ۱۲ ۵ یہاں مائدہ ع میں ۱۲ ۶ یہاں در وَلِتُؤْمِنُنَّ

ع ۱۵ النَّبِیُّ ع۵ م۱ و م۲ یُؤَدِّهٖ (دونوں میں عدم صلہ) م۳ لِتَحْسَبُوْهُ م۴ وَ
النُّبُوَّةَ م۵ تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ م۶ وَلَا يَأْمُرَكُمْ م۷ وَ
ع ۱۶ النَّبِيّٖنَ ع۱۶ م۱ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ م۲ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ م۳ و م۴
ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ م۵ تَبْغُوْنَ م۶ تُرْجَعُوْنَ م۷ وَ
ع ۱۷ النَّبِيُّوْنَ م۸ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ ع۱۷

پارہ ۴ لَنْ تَنَالُوْا

م۱ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ (تقلیل یا فتح) م۲ بِالتَّوْرٰىةِ (تقلیل یا فتح) م۳
ع ۱۰ حِجُّ الْبَيْتِ ع م۱ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ م۲ وَمَا تَفْعَلُوْا م۳ فَلَنْ
ع ۱۲ تُكْفَرُوْهُ م۴ هٰٓاَنْتُمْ (ہمزہ میں تسہیل اور الف میں مد و قصر) م۵ لَا يَضُرُّكُمْ ع۱۲
ع ۱۳ مُسَوِّمِيْنَ ع۱۳ م۱ سَارِعُوْٓا (پہلی واو کے بغیر) ع۱۴ م۱ و م۲ نُؤْتِهٖ (دونوں میں
ع ۱۵ عدم صلہ) م۳ و م۴ مِنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ ع۱۵ م۱ وَهُوَ خَيْرٌ م۲ فِيْ

ۓ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ پر پختہ آیت یعنی وقف مطلق ہے کیونکہ رفع کی قراءۃ پر جملہ وَلَا يَاْمُرُكُمْ مستانفہ ہے اور نصب والوں کے لیے تَدْرُسُوْنَ پر لا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وَلَا يَاْمُرَكُمْ يُؤْتِيَ پر معطوف ہے ۱۲ منہ

بُيُوتِكُمْ ع ١٦ ٢؎ اَوْمِتُّمْ ٢؎ مِمَّا تَجْمَعُوْنَ ٣؎ وَلَئِنْ مِّتُّمْ اَوْ ٢؎ ع ١٦ ٧
لِنَبِيٍّ ع ١٧ ٥؎ اَنْ يُّغَلَّ ٢؎ وَلَا تَحْسَبَنَّ ع ١؎ وَلَا يَحْزُنْكَ (ہرجگہ) ٢؎ ع ١٧ ٨
٣؎ وَلَا يَحْسَبَنَّ (دونوں) ع ١؎ وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ ٢؎ لَا تَحْسَبَنَّ ع ١٨ ٩
٣؎ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ع ١٩ ١٠

سورۃ النساء

١؎ تَسَآءَلُوْنَ ٢؎ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ
(قصر و مد دونوں سے) ٣؎ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ ع ١؎ ع ١ ١٢
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً ٢؎ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ ٣؎ و ٤؎
نُدْخِلْهُ (دونوں) ع ١؎ فِي الْبُيُوْتِ ٢؎ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا ع ٣ (مد و قصر دونوں سے) ع ٢ ١٣ ع ٣ ١٤

پارہ ۵ وَالْمُحْصَنٰتُ

١؎ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا (مد و قصر دونوں سے) ٢؎ وَاُحِلَّ لَكُمْ ع ١؎ ع ٤ ١

۱؎ پس ان کی روایت میں پہلا اور آخری دونوں یُوْصِیْ میں ۱۲ منہ ۲؎ دونوں یہاں اور فتح ع ۲ و تغابن ع ۱ و طلاق ع ۲ میں پانچوں جگہ یا کے بجائے نون سے نُدْخِلْہُ ہے ۱۲ ۳؎ ہمزہ اور حا کے فتحہ والوں کے لیے عَلَیْکُمْ پر لا ہے کیونکہ وَاُحِلَّ (کَتَبَ) کِتٰبَ اللّٰہِ پر معطوف ہے اور ضمہ اور کسرہ والوں کے لیے عَلَیْکُمْ پر وقف جائز ہے کیونکہ اس صورت میں وَاُحِلَّ حُرِّمَتْ پر معطوف ہے اور وقف جائز ہونے کی وجہ عبارت کا طویل ہو جانا ہے ۱۲

ع ۵ تِجَارَةً ۲ مُّدْخَلًا ۳ عُقِدَتْ ع ۱ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً ۲ لَوْ

ع ع ۶ ۷ تُسَوّٰى ع ۱ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ (قصر ومد) ۲ فَتِيْلًا ۞ انْظُرْ ع ۱ هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى

ع ۸ ۲ نِعِمَّا (عین کے کسرہ کے اختلاس سے) یا نِعْمَّا (سکون سے) ع ۱ اَنِ اقْتُلُوْٓا

ع ع ۹ ۱۰ ۲ اَوِ اخْرُجُوْا ۳ مِنَ النَّبِيّٖنَ ع كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ ع ۱ وَهُوَ ۲ اِلَيْكُمُ

ع ۱۱ السَّلٰمَ ۳ غَيْرُ اُولِي ع ۱ وَهُوَ مَعَهُمْ ۲ هٰٓاَنْتُمْ (الف میں مد وقصر

ع ع ع ۱۲ ۱۳ ۱۴ دونوں) ع ۱ نُوَلِّهٖ ۲ وَنُصْلِهٖ ع ۱ و ۲ وَهُوَ (دونوں) ع اَنْ

ع ع ۱۵ ۱۶ يَصَّلَحَا ع وَقَدْ نُزِّلَ ع ۱ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۲ فِي الدَّرْكِ

پارہ ۶ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

ع ۱۷ ۳ سَوْفَ نُؤْتِيْهِمْ ع ۱ لَا تَعْدُوْا (عین کے فتحہ کے اختلاس سے) یا لَا

ع ع ۱۸ ۱۹ تَعْدُّوْا (سکون سے) ۲ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ ع وَالنَّبِيّٖنَ ع وَهُوَ

ع ۲۰ يَرِثُهَآ ع

ع ۱ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ | ۱ فَمَنِ اضْطُرَّ ۲ وَهُوَ ع ۱ اَوْ جَآءَ

---

۱ یہاں ادرج (ع) ہیں ۱۲ ۲ اور اختلاس کا صحیح ادا کرنا دشوار تر ہے ۱۲ ۳ یہاں اور فَسَنُؤْتِيْهِ فقط (ع) ہیں ۱۲ منہ

أَحَدٌ (قصر و مد دونوں سے) ع وَالْبَغْضَآءَ إِلَى ع فِيكُمْ أَنْبِيَآءَ ع م ۱ ع ۳
إِنِّيٓ أَخَافُ (ہر جگہ) م ۲ إِنِّيٓ أُرِيدُ ع م ۱ لَا يَحْزُنْكَ م ۲ التَّوْرٰىةُ ع ۵
(تقلیل یا فتح) ع م ۱ التَّوْرٰىةَ (تقلیل یا فتح) م ۲ بِهَا النَّبِيُّوْنَ م ۳ و م ۴ ع ۱۰
وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ م ۵ فَهُوَ م ۶ و م ۷ مِنَ التَّوْرٰىةِ (دونوں میں تقلیل یا فتح)
م ۸ وَأَنِ احْكُمْ ع م ۱ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ (پہلی واو کے بغیر) م ۲ مَنْ يَرْتَدِدْ ع ع ۱۲
م ۱ و م ۲ هُزُوًا (دونوں) م ۳ وَالْبَغْضَآءَ إِلَى م ۴ أَقَامُوا التَّوْرٰىةَ (تقلیل
یا فتح) ع م ۱ رِسٰلٰتِهٖ م ۲ تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ (تقلیل یا فتح) م ۳ وَالصّٰبِئُوْنَ ع ع ۱۳
وَالنَّبِيِّ ع ع ۱۵

پارہ وَإِذَا سَمِعُوْا

م ۱ و م ۲ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ م ۳ و م ۴ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ ع م ۱ عَنْ أَشْيَآءَ ع ۱۳
إِنْ م ۲ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ ع م ۱ وَالتَّوْرٰىةَ (تقلیل یا فتح) م ۲ ع ۱۵
فَتَكُوْنُ طَيْرًا م ۳ فَإِنِّيٓ أُعَذِّبُهٗ ع م ۱ ءَأَنْتَ م ۲ لِيٓ أَنْ م ۳ ع ۱۵

---

[1] یہاں اور انعام (ع) میں ۱۲ منہ [2] اور اس کلمہ سے اعادہ کرتے وقت اُسْتُحِقَّ پڑھتے ہیں ہمزہ کے ضمہ سے اور حفصؒ کے لیے اعادہ میں اِسْتَحَقَّ ہے ہمزہ کے کسرہ سے ۱۲ منہ

ع ۱۶ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ۲ یَوْمَ یَنْفَعُ ۵ وَهُوَ ع ۱۶

ع ۲ ۱ وَهُوَ اللّٰهُ ۲ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ ع ۱ و ۲ وَهُوَ

سورۃ الانعام

(دونوں) ۳ اِنِّیْ اُمِرْتُ ۴ اِنِّیْ اَخَافُ ۵ فَهُوَ

ع ۶ و وَهُوَ (دونوں) ۵ اَئِنَّكُمْ ع ۱ فِتْنَتُهُمْ ۲ وَلَا نُكَذِّبَ

ع ۳ ع ۳ وَنَكُوْنَ ع ۱ لَیَحْزُنُكَ ۲ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ ۳ اَرَءَیْتَكُمْ ع

ع ع ۱ اَرَءَیْتُمْ ۲ اَرَءَیْتَكُمْ ع ۱ فَاِنَّهٗ ۲ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ع ۱۲

ع ۱ و ۲ وَهُوَ (دونوں) ع ۱ وَهُوَ الْقَاهِرُ ۲ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ (تصرو

ہ دونوں) ۳ وَهُوَ ۴ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا ۵ یُنَجِّیْكُمْ (دوسرا) ۶ بَاْسَ

ع بَعْضٍ ط اُنْظُرْ (وصلا) وَهُوَ ع ۱ تا ۳ وَهُوَ (تینوں) ۴ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ

ع ۵ اَتُحَآجُّوْنِّیْ (نون کی تشدید کے بغیر) ع ۱ و ۲ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ

ع ۱۶ نَّشَآءُ ط اِنَّ (وصلا) یالِنَّ ۳ وَزَكَرِیَّآءَ ۴ وَالنُّبُوَّةَ ع ۱ و ۲ وَ

جَعَلَ الَّیْلَ ۳ تا ۵ وَهُوَ الَّذِیْ ۶ مُتَشَابِهٍ ط اُنْظُرُوْا (وصلا)

لہ اور یونس (ع) میں سب کے لیے اَنْجَیْتَنَا ہی ہے۔ تیجویہ کہ قالونؒ کے لیے دونوں جگہ اَنْجَیْتَنَا اور حفصؒ کے لیے یہاں اَنْجٰىنَا اور یونس (ع) میں اَنْجَیْتَنَا ہے ۱۲ منہ

لہ یہاں اور یوسف (ع) میں ۱۲ لہ ان کے لیے اس سے پہلے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پر (باقی برع)

ع ۱۲/۱۸ ع ۱۳/۱۹ وَخَرَقُوْا ع ۱۸ ۱؎ تا ۱۲؎ وَهُوَ (چاروں) ع ۱۹ ۱۳

پارہ وَلَوْ اَنَّنَا

۱؎ قِبَلًا مَّا كَانُوْا ۲؎ لِكُلِّ نَبِيٍّ ۳؎ وَهُوَ ۴؎ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ

ع ۱/۱۴ ۵؎ كَلِمَتُ ۶؎ و ۷؎ وَهُوَ (دونوں) ۸؎ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ ع ۱ ۱؎

مَيْتًا (یہاں اور حجرات ع ۲ میں) ۲؎ رِسٰلَتَهٗ ۳؎ حَرَجًا ۴؎ وَهُوَ ۵؎ وَ

ع ۲/۱۵ ع ۳/۱۶ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ع ۲ فَهُوَ يَصِلُ ع ۳/۱۶ ۱؎ وَهُوَ الَّذِيْ ۲؎ مُخْتَلِفًا

ع ۴/۱۷ اُكُلُهٗ ۳؎ حَصَادِهٖ ۴؎ خُطُوٰتِ ۵؎ شُهَدَآءَ اِذْ ع ۴ فَمَنِ

ع ۵/۱۸ ع ۶/۱۹ اضْطُرَّ ع ۵ تَذَكَّرُوْنَ ع ۶ ۱؎ رَبِّيْٓ اِلٰى ۲؎ دِيْنًا قِيَمًا ۳؎ وَمَحْيَايَ

ع ۷/۲۰ ۴؎ وَمَمَاتِيْ ۵؎ وَاَنَا اَوَّلُ ۶؎ و ۷؎ وَهُوَ (دونوں) ع ۲۰

ع ۱/۸ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ | تَذَكَّرُوْنَ ع ۱ ۱؎ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۲؎

(بقیہ حاشیہ ص۲۶) لا ہے کیوں کہ وَجَعَلَ فَالِقُ پر معطوف ہے اور عطف مفرد کے قبیل سے ہے اور کوئی کہے الْاِصْبَاحِ پر وقف جائز اور حسن ہے کیونکہ ان کی قرارد پر وَجَعَلَ فَالِقُ کے معنی پر معطوف ہے اَیْ فَلَقَ وَجَعَلَ ۱۲ منہ ؎ یہاں اور کہف (ع ۲) میں ۱۲ ؎ یہاں اور یونس (ع ۲ و ع ۱) وغافر (ع ۱) میں چار جگہ ۱۲ ؎ یہاں اور یُضِلُّ پہ توبہ (ع ۵) اور لِيُضِلُّوْا عَنْ یونس (ع ۹) میں یا کا زبر پڑھتے ہیں ۱۲

(انکے بقیہ ص ۲۸)

ع ٣ بِالْفَحْشَاءِ ۚ (وصلاً) أَتَقُولُونَ ٣ وَيَحْسَبُونَ ۚ ١ خَالِصَةً يَوْمَ ٢

ع ٤ ع ١١ ١٢ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ (قصر مد دونوں سے) ٣ هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا ۚ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ ١

ع ٦ ١٣ بِرَحْمَةٍ (وصلاً) ادْخُلُوا ٢ مِنَ الْمَاءِ أَوْ ١ وَهُوَ ٢ نُشُرًا

ع ع ع ع ١٥ ١٦ ١٧ ١٨ تَذَكَّرُونَ ٣ إِنِّي أَخَافُ بَصْطَةً بُيُوتًا وَهُوَ خَيْرٌ

پارہ ٩ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ

ع ١٢ ١ مِنْ نَبِيٍّ ٢ أَوَأَمِنَ ١ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ ٢ حَقِيقٌ

ع ١٣ ع ١٤ عَلَىٰ ٣ مَعِيَ بَنِي ١ أَرْجِهْ ٢ تَلْقَفُ ٣ ءَآمَنْتُمْ بِهِ

ع ١٥ ع ١٦ سَنُقَتِّلُ ١ وَهُوَ ٢ يَقْتُلُونَ ١ وَلَٰكِنِ انْظُرْ ٢ وَأَنَا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ؎ ان کے یہاں وَرِيْشًا پر وقف نہیں ہے بلکہ لا ہے کیوں کہ وَلِبَاسَ التَّقْوٰی، لِبَاسًا يُّوَارِيْ پر معطوف ہے لیکن التَّقْوٰی پر ان کے لیے وقف مطلق ہے۔ اور سین کا رفع پڑھنے والوں کے لیے اس کا عکس ہے یعنی وَرِيْشًا پر وقف مطلق اور التَّقْوٰی پر لا ہے۔

؎ یہاں اور فرقان ونمل (ع) میں ۱۲ ؎ یہاں اور صٰفّٰت (ع) اور واقعہ (ع) میں اَوَ کے واؤ کا سکون پڑھتے ہیں ۱۲ ؎ یہاں اور شعراء (ع) میں ۱۲ ؎ یہاں اور شعراء (ع) میں ایک ہی طرح اور طٰہٰ میں تَلَقَّفْ ۱۲

اَوَّلُ ۳ بِرِسٰلٰتِیْ ۲ مِنْۢ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ ۱ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ ۲ (وصلاً)
عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ ۳ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ ۲ فِی التَّوْرٰىةِ (تقلیل یا فتح) ۱ (وصلاً)
النَّبِیِّ ۲ و ۳ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِیْٓئٰتِكُمْ ۱ قَالُوْا مَعْذِرَةً ۲
بِئِیْسٍ ۱ ذُرِّیّٰتِهِمْ ۲ یَلْهَثْ ذّٰلِكَ یا یَلْهَثْ ذٰلِكَ ۳ فَهُوَ (وصلاً)
۱ وَنَذَرُهُمْ ۲ و ۳ مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ یا لَٓنْ اَنَا اِلَّا یا اَنَا
اِلَّا ۱ شُرَكَآءَ ۲ لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ۳ قُلِ ادْعُوْا ۴ وَهُوَ ۵
یُمِدُّوْنَهُمْ

سورۃ الانفال

مُرْدِفِیْنَ ۱ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ ۲ و ۳ مُوْهِنُ
كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ۴ فَهُوَ خَیْرٌ مِنْ

---

۱ یہاں اور یٰسٓ (ع) و طور (ع) کا دوسرا (تینوں) ۲ اس میں دو وجوہ ہیں۔ ۱ ادغام اسی طرح جس طرح متن میں درج ہے پس ثا نہیں پڑھی جائے گی، اور ذال پر تشدید پڑھیں گے۔ اور نشر میں ہے کہ ثا اور ذال کے ہم مخرج ہونے کے سبب میرے نزدیک سب کے لیے ادغام ہی مختار ہے اور ابن مہرانؒ نے سب کے لیے اسی پر اجماع نقل کیا ہے ۲ یَلْهَثْ ذٰلِكَ اظہار سے یہ بھی صحیح ہے۔ نتیجہ یہ کہ شاطبیہ اور طیبہ دونوں سے نیز قالونؒ کے لیے دونوں طریقوں سے دونوں وجوہ صحیح ہیں اور ادغام قوی تر ہے ۱۲ ۳ یہاں شعراء (ع) میں تا کی تخفیف ہے ۱۲

ع ۱۸ السَّمَآءِ آ وَائْتِنَا ع ۱۸

پارہ وَاعْلَمُوْا

ع ۱ ع ۲ مَنْ حَيَّ عَنْ ع ۱ ۱ و ۲ اِنِّيْ (دونوں) ع ۲ ۱ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

ع ۴ ۲ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ع ۱ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ۲ وَاِنْ تَكُنْ مِّنْكُمْ

۳ فِيْكُمْ ضُعْفًا ۴ فَاِنْ تَكُنْ مِّنْكُمْ ۵ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ ۶

ع ۹ ع ۱۰ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ ع ۵ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ع ۶

سورۃ التوبۃ

فَهُوَ خَيْرٌ ع ۲ اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ع ۴ اَوْلِيَآءَ اِنْ

اِنْ شَآءَ (وصلاً) اِنَّ ع ۱۰ ۱ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ (نون کے بغیر)

۲ يُضَاهُوْنَ (ہمزہ کے بغیر) ۳ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ ۴ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ع

۱ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ ۲ و ۳ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ ۴ اِنْ نَّعْفُ

ع ۸ ع ۱۰ ع ۱۱ ۵ و ۶ تُعَذِّبْ طَآئِفَةً ع ۱۴ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ع ۱۶ مَعِيَ عَدُوًّا ع ۱۲

---

۱ اَئِمَّۃ میں پانچوں جگہ صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے ادخال نہیں ہے اور طیبہ کے طریق پر ابدال یعنی اَيِمَّة بھی ہے اور یہ بھی صحیح ہے ۱۲ ۲ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ (ع ۱۵) میں یہاں اور حاقہ (ع ۱) وَالْمُؤْتَفِكَةَ نجم (ع ۳) تینوں میں قالونؒ کے لیے جمہور سے اور نظم و تیسیر سے (باقی برصفحہ)

پارہ یعتذرون

۱ اِنَّ صَلَوٰتِكَ ۲ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ۳ و ۴ اَفَمَنْ اُسِّسَ
بُنْيَانُهٗ ۳ و ۵ اَمَّنْ (پہلی واؤ کے بغیر) اُسِّسَ بُنْيَانُهٗ ۶ هَارٍ (ہا میں
امالہ محضہ) ۷ اِلَّآ اَنْ تُقَطَّعَ ۱ فِي التَّوْرٰىةِ (تقلیل یا فتح) ۲ لِلنَّبِیٓءِ
۳ عَلَى النَّبِیٓءِ ۴ مَاكَادَ تَزِيْغُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ

سُوْرَةُ يُوْنُسَ

۱ لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۲ تَذَّكَّرُوْنَ ۳ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ ۱ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِیَ اَنْ ۲ نَفْسِیَ
اِنْ (وصلاً) ۳ اِنِّیَ اَخَافُ ۱ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۲ مَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہمزہ ساکنہ اور اس کی تحقیق ہی ہے اور نشر و طیبہ سے ہمزہ کا واؤ سے ابدال بھی صحیح ہے یعنی وَالْمُوْتَفِكٰتُ یہ ابونشیط اور حلوانی دونوں سے صحیح ہے اور نشر میں تحقیق اور ابدال دونوں کو صحیح بتایا ہے۔ نتیجہ یہ کہ نظم و تیسیر کے طرق سے پڑھنے کی صورت میں تو قالونؒ کے لیے ہمزہ ساکنہ ہی پڑھیں گے اور طیبہ کے طرق سے پڑھتے ہوئے واؤ سے ابدال کر لینا بھی درست ہے ۱۲ ۲ ۵ اور طیبہ کے طرق سے حفصؒ کی طرح فتحہ بھی ہے اور نشر کی تحقیق پر دونوں طرق، (ابونشیط اور حلوانی) سے ھار میں فتحہ اور محضہ دونوں صحیح ہیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا بر ص ۳۲)

ع ۳ ۸ يَّشَآءُ اِلٰى يا اِلّٰى ع ۸ ۱ حَقَّتْ كَلِمٰتُ ۲ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ (ہا کے
ع ۴ ۹ فتحہ کے اختلاس سے) یا اَمَّنْ لَّا يَهْدِّيْ (سکون سے) ع ۹ ۱ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
۲ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ (قصر و مد دونوں سے) ۳ اَرَءَيْتُمْ اِنْ ۴
ع ۵ ۱۰ آٰلْـٰٔنَ (پہلے الف میں مد و قصر دونوں) یا ءَآلْـٰٔنَ ۵ وَرَبِّيْٓ ۶ اِنَّهٗ (وصلاً) ع ۱۰
ع ۶ ۱۱ ع ۱۲ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا ع ۱۱ ۱ وَلَا يَحْزُنْكَ ۲ شُرَكَآءَ (وصلاً) اِنْ ع ۱۲ ۱
بُيُوْتًا ۲ بُيُوْتَكُمْ ۳ لِيُضِلُّوْا ۴ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ یا ءَآلْـٰٔنَ ع ۱۳ ۱

(حاشیہ ص ۳۱) ؎ ان کے رفع والوں کے لیے مَتَاعُ سے پہلے اَنْفُسِكُمْ پر یا تو لا ہے جب کہ مَتَاعُ کو بَغْيُكُمْ کی خبر قرار دیں یا طؔ ہے جب کہ تقدیر ذٰلِكَ مَتَاعُ مانیں اور نصب والوں یعنی حفصؒ کے لیے اس پر لا ہے ۱۲

؎ حرکت کے تین حصوں میں سے دو حصے ادا کرنے کا نام اختلاس ہے اتحاف میں ہے کہ اس کا ادا کرنا نہایت دشوار ہے اور اکثر اہل مغرب اور بعض اہل مصر نے ان سے اختلاس ہی نقل کیا ہے اور دانیؒ نے ان کے لیے اسی کو پسند کیا ہے اور ذکر اسکان کا بھی کیا ہے اور اسی لیے وہ صحیح بھی ہے اور اختلاس کو اشمام اور اشارہ اور اخفا اور تضعیف صوت اور اسراعِ حرکت بھی کہتے ہیں۔ غرض مفہوم ایک ہی ہے جس کے نام بہت سے ہیں اور نِعِمَّا بقرہ (ع ۳۷) و نسا۔ (ع ۸) اور لَا تَعْدُوْا نسا۔ (ع ۲۲) اور اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ یونس (ع ۴) اور يَخِصِّمُوْنَ یٰسٓ (ع ۳) میں بھی دو وجوہ (باقی ص ۳۳)

كَلِمَتُ رَبِّكَ ۲ قُلِ انْظُرُوا ۳ نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۱ع و ۲ ع۱۰ ۱۵
وَهُوَ (دونوں) ع۱۱ ۱۲

سورۂ هود ۱ فَإِنِّيٓ أَخَافُ ۲ وَهُوَ عَلَىٰ

پارہ ۱۲ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

۳ وَهُوَ الَّذِي ۱ع ۱ عَنِّيٓ ۔ إِنَّهُ (وصلاً) ۲ أَفَلَا تَذَّكَّرُونَ ۲ع ۱ إِنِّيٓ ع۱ ۲
أَخَافُ ۲ أَرَءَيْتُمْ ۳ فَعُمِّيَتْ ۴ وَلَٰكِنِّيٓ أَرَاكُمْ ۵
أَفَلَا تَذَّكَّرُونَ ۶ إِنِّيٓ إِذًا ۷ نُصْحِيٓ إِنْ ۳ع ۱ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا ع۳
۲ مِن كُلٍّ (قصر و مد دونوں کو) زَوْجَيْنِ ۳ مَجْرٜىٰهَا (بغیر امالہ میم کے ضمہ سے) ۴ وَهِيَ تَجْرِي
۵ يَٰبُنَيَّ (ہر جگہ یا کے کسرہ سے) ۶ ارْكَب مَّعَنَا ۷ وَيَٰسَمَآءُ أَقْلِعِي

(بقیہ حاشیہ ص۳۲) اختلاس اور اسکان میں اور بھی تقریر جاری ہے اور بہ نسبت اختلاس کے اسکان کا ادا کرنا آسان ہے اس لیے اسی کا اختیار کرنا مناسب ہے ۱۲ ۲ تسہیل و نقل سے اور اس صورت میں مد نہیں ہے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱ یہاں اور مؤمنون (ع۱) میں ۱۲ ۲ یہاں صاحب روایت کے لیے اظہار وادغام دونوں میں لیکن ادغام ابو الفتح کے بجائے ابو الحسن سے ہے پس طریق کے موافق یہ ہو (باقی ص۳۴)

ــــ فَلَا تَسْـَٔلْنِ ــــ ۹ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ ــــ ۱۰ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ ــــ ۱ فَطَرَنِیْ (وصلاً) اَفَلَا ع۴
ــــ ۲ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ ــــ ۳ جَآءَ اَمْرُنَا (ہر جگہ قصر و مد دونوں سے) ع۵ ــــ ۱ اَرَءَیْتُمْ ع۵
ــــ ۲ جَآءَ اَمْرُنَا (قصر و مد دونوں سے) ــــ ۳ وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ ــــ ۴ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ ع۶

(بقیہ حاشیہ ۳۳) کہ ان کے لیے اظہار ہی پڑھا جائے اور یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا میں یا کا زیر پڑھنے والوں کے لیے بھی را پڑی ہی ہوگی کیونکہ یہ کسرہ منفصلہ ہے اس لیے را میں اثر نہیں کرتا اور وہ اصل کے [illegible] پڑی رہتی ہے ۱۲

ـــــ

یہ ھذا) ــــ یہاں اور معارج (ع۱) میں میم کا زبر ہے اور چونکہ اس میں ذال کا کسرہ عارضی ہے جو دو ساکن جمع ہونے کی بنا پر آیا ہے اس لیے اس میں وقف سب کے لیے ذال کے اسکان ہی سے ہے اور روم سے وقف کرنا درست نہیں ہے کیونکہ عارضی حرکت میں روم نہیں ہوا کرتا اور یَوْمَئِذٍ اصل کی رو سے یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا پھر اِذْ کے مضاف الیہ کو حذف کر دیا اور اسکے عوض میں تنوین لے آئے اب ایک ساکن تو ذال تھا اور دوسرا ساکن نون تنوین ہوگیا اور دونوں کا ادا کرنا دشوار تھا۔ اس لیے پہلے ساکن یعنی ذال کو کسرہ دیدیا تاکہ دو ساکن جمع نہ رہیں۔ اور اس کی اصل اس لیے بتائی ہے کہ ذال کے کسرہ کا عارضی ہونا سمجھ میں آجائے ۱۲

ــــ یہاں اور فرقان (ع۴) و عنکبوت (ع۴) اور نجم (ع۳) میں اور وقف کی ضرورت پڑے تو چاروں پر الف سے ہوگا یعنی وَثَمُوْدَا پڑھیں گے ۱۲

۱ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ (مد و قصر دونوں سے) ۲ یَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ ۳ ءَ اَلِدُ ۴ قَدْ جَآءَ اَمْرُ (قصر و مد دونوں سے) ۵ سِیْٓءَ بِهِمْ ۶ فِیْ ضَیْفِیْ (وصلاً) ۷ اَلَیْسَ ۸ فَاَسْرِ ۹ جَآءَ اَمْرُنَا (قصر و مد دونوں سے) ع ۱ و ۲ اِنِّیْٓ (دونوں) ۳ ع

لہ ان کے یہاں فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ پر وقف ہے ۱۲ ۲ سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام جس کی حقیقت یہ ہے کہ ضمہ اور کسرہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک مرکب حرکت بنا لیتے ہیں جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا اور مد اشمام کی حالت میں بھی بدستور باقی رہے گا اور یہ اشمام ان کے لیے سِیْٓءَ عنکبوت (ع) و سِیْٓئَتْ ملک میں بھی ہے ۱۲ ۳ یہاں اور حجر (ع) اور دخان (ع) میں اور اسکی را وصلاً تو کسرہ کے سبب سب کے لیے باریک ہی ہوگی لیکن اگر اس پر کسی مجبوری کے سبب وقف کریں گے تو پھر را میں دونوں وجوہ درست ہونگی۔ پُر اس لیے کہ را سے تیسرے حرف پر فتح ہے اور باریک اصل کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کیونکہ اصل کی رد سر کے بعد یا بھی تھی اور اسی کو اولیٰ بتایا ہے اور وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ میں جو چھٹے جگہ ہے اور یَسْرِ فجر میں بھی یہی تقریر جاری ہے اور آج کل زیادہ عمل ان را کے پُر ہی پڑھنے پر ہے اور بصری اور شامی اور کوفی کے لیے اَنْ اَسْرِ طٰہٰ و شعراء (ع) کی را میں بھی یہی تفصیل ہے کہ وصلاً صرف باریک اور وقفاً دونوں وجوہ ہیں کیونکہ یہ اَسْرِ کو ہمزۂ قطعی اور اس کے فتحہ سے پڑھتے ہیں پس فتحہ کے سبب را پُر اور اصل کے اعتبار سے باریک ہوتی ہے اور حرمی کے لیے را حالین میں باریک ہے کیونکہ وہ اَنِ اسْرِ پڑھتے ہیں پس وصل میں را اپنے اور وقف میں تیسرے حرف کے کسرہ کے سبب باریک ہوتی ہے ۱۲ منہ

اَصَلٰوتُكَ ۴ مَا نَشٰٓؤُا (وصلا) اِنَّكَ یا اِنَّكَ ۵ اَرَءَیْتُمْ ۶
وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا ۷ شِقَاقِیْٓ اَنْ ۸ اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ ۹ و
ع ۸ اتَّخَذْتُمُوْهُ ۱۰ جَآءَ اَمْرُنَا (قصر و مد دونوں سے) ع ۹ ۱ لَمَّا جَآ
ءَ اَمْرُ (قصر و مد دونوں سے) ۲ وَهِیَ ظَالِمَةٌ ۳ یَوْمَ یَاْتِ (وصلا) لَا
ع ۹ ع ۱۰ ۴ سُعِدُوْا ع ۹ ۱ و ۲ وَاِنْ كُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ ع ۱۰

سورۃ یوسف

ع ۱۱ قَالَ یٰبُنَیَّ ع ۱۱ ۱ مُّبِیْنٌ (وصلا) اُقْتُلُوْا ۲
فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۳ یَرْتَعْ ۴ و ۵
ع ۱۲ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ ۶ فِیْ غَیٰبَتِ ۷ یٰبُشْرٰی ع ۱۲ ۱ هِیْتَ لَكَ
۲ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ ۳ وَالْفَحْشَآءَ (وصلا) اِنَّهٗ ۴ و ۵ وَهُوَ
ع ۱۳ ع ۱۴ (دونوں) ع ۱۳ وَقَالَتِ اخْرُجْ ع ۱۴ ۱ و ۲ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ ۳
و ۴ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ ۵ رَبِّیْٓ اِنِّیْ (وصلا) ۶ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ
ع ۱۵ ۷ ءَاَرْبَابٌ ع ۱۵ ۱ اِنِّیْٓ اَرٰى سَبْعَ ۲ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ
ع ۱۶ ۳ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ ۴ لَعَلِّیْٓ اَرْجِعُ ۵ دَاَبًا ع ۱۶

پارہ ۱۳ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ

م۱ نَفْسِیَ ج اِنَّ (وصلا) م۲ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا یا بِالسُّوْٓ (ی) اِلَّا (مد قصر دونوں سے)
م۳ رَبِّیَ ج اِنَّ (وصلا) ع م۱ وَجَآءَ (ی) اِخْوَةُ م۲ اَنِّیَ اُوْفِی ع ۱
م۳ لِفِتْیَتِهِ اجْعَلُوْا م۴ خَیْرٌ حِفْظًا م۵ وَهُوَ اَرْحَمُ ع م۱ و ع ۲
م۲ اِنِّیَ اَنَا اَخُوْكَ م۳ فَهُوَ م۴ و م۵ وِعَآءِ اَخِیْهِ (دونوں)
م۶ دَرَجٰتٍ مَنْ ع م۱ و م۲ لِیَ اَبِیَ اَوْ م۳ وَهُوَ م۴ فَهُوَ م۵ ۹ ع ۳
وَحُزْنِیَ اِلَی اللّٰهِ م۶ ءَاِنَّكَ م۷ وَهُوَ اَرْحَمُ ع م۱ اِنِّیَ ع ۴
اَعْلَمُ م۲ رَبِّیَ ط اِنَّهٗ (وصلا) م۳ بِیَ اِذْ م۴ یَشَآءُ ط وَاِنَّهٗ یا
اِنَّهٗ (وصلا) ع م۱ سَبِیْلِیَ اَدْعُوْا م۲ رِجَالًا یُّوْحِیْ م۳ قَدْ ۱۱ ع ۵
كُذِبُوْا م۴ فَنُجِّیَ ع ۱۲ ع ۶

سورۃ الرعد

م۱ وَهُوَ م۲ تا م۵ وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ
غَیْرُ م۶ تُسْقٰی م۷ فِی الْاُكُلِ م۸ ءَاِذَا كُنَّا
م۹ اِنَّا لَفِیْ (پہلے ہمزہ کے بغیر) ع م۱ وَهُوَ م۲ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ م۳ ۱ ع ۱
وَهُوَ م۴ وَمِمَّا تُوْقِدُوْنَ ع م۱ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ م۲ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ع ۲
م۳ وَصُدُّوْا م۴ اُكُلُهَا دَآئِمٌ ع م۱ وَیُثْبِتُ م۲ وَهُوَ م۳ وَ ع ۵
سَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ ع ع ۱۲

ع ۱ ۱۳ ۱۵ سورہ ابراہیم ۱ الحمید ہ اللہُ الَّذِی ۲ وَھُوَ ع بِہٖ
الرِّیحُ ع ۱ لِیْ عَلَیْکُم ۲ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا
۳ خَبِیْثَۃٍ اجْتُثَّتْ ۲ مَایَشَآءُ ہ اَلَم (وصلاً) ۱ اِنِّیْ
ع ۱۸ ع ۱۹ اَسْکَنْتُ ع ۱۸ ۱ وَلَا تَحْسَبَنَّ ۲ فَلَا تَحْسَبَنَّ ع ۱۹

سُوْرَۃُ الْحِجْر

پارہ ۱۴ رُبَمَا

ع ۱ ۱ و ۲ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ع ۱ وَّعُیُوْنٍ ہ اُدْخُلُوْھَا (وصلاً)
ع ۳ ع ۴ ۲ و ۳ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا ۴ تُبَشِّرُوْنِ ع ۱ جَآءَ اٰلَ (قصر
ومد دونوں سے) ۲ فَاَسْرِ ۳ جَآءَ اَھْلُ (قصر و مد دونوں سے) ۲

---

۱ یعنی الحمید کا وصل کریں خواہ اس پر وقف کر دیں دونوں حالتوں میں اللہ الذی کی ہا کا پیش پڑھتے ہیں اور ان کے لیے الحمید پر وقفِ مطلق اور کافی۔ اور حفصؒ کے لیے وقفِ حسن ہے ۱۲ ۲ یہاں اور شوریٰ (ع ۵) میں الریح کے بجائے الرّیٰح یا کے کھڑے زبر سے پڑھتے ہیں باقی سب جگہ حفصؒ کی طرح پڑھتے ہیں۔ پس ان کے لیے گیارہ کی گیارہ الرِّیح ہی ہے ۱۲ منہ

بَنَاتِيَ اِنْ غ ١ بُيُوتًا ٢ اِنِّيَ اَنَا غ ع٥

سورۃ النحل

١ د ٢ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ ٣ وَهْوَالَّذِيْ
٤ تَذَّكَّرُوْنَ ٥ تَدْعُوْنَ غ تُشَاقُّوْنِ غ

ب ١ اَنَ اعْبُدُوا اللّٰهَ ٢ لَا يُهْدٰى مَنْ غ رِجَالًا يُوْحِيْ غ ١
د د ٢ وَهْوَ (دونوں) غ ١ فَاِذَا جَا اَجَلُهُمْ (قصر و مد دونوں سے) ٢
ع٨ مُفْرِطُوْنَ ٣ فَهْوَ غ ١ نَسْقِيكُمْ ٢ بُيُوتًا غ ١ فَهْوَ ٢ د ٣
ع١٠ وَهْوَ (دونوں) غ ١ مِنْ بُيُوتِكُمْ ٢ بُيُوتًا ٣ يَوْمَ ظَعَنِكُمْ غ ١
ع١٤ تَذَّكَّرُوْنَ ٢ وَلَيَجْزِيَنَّ ٣ وَهْوَ غ فَمَنِ اضْطُرَّ غ ١ وَهْوَ
د اَعْلَمُ ٢ لَهْوَ خَيْرٌ غ

پارہ ١٥ سُبْحٰنَ الَّذِيْ

لہ پس ان کے یہاں اعراف (غ) والا اور نحل (غ) والا دونوں ایک ہی طرح ہیں ١٢

٢ه یہاں د حج (غ) و عنکبوت (غ) و لقمٰن (غ) و مؤمن (غ) پانچوں جگہ یَدْعُوْنَ کے بجائے تَدْعُوْنَ تا سے پڑھتے ہیں ١٢

٣ه یہاں اور مؤمنون (غ) میں ١٢ منہ

سورۂ بنی اسرآءیل

ے۱ وَهُوَ ے۲ مَحْظُوْرًا ○ (وصلاً) اُنْظُرْ ع۲ ے۱ ع۲ ع۳
بِالْقِسْطَاسِ ے۲ كَانَ سَيِّئَةً ع۴ ع۴
ے۱ كَمَا تَقُوْلُوْنَ ے۲ يُسَبِّحُ لَهٗ ے۳ مَسْحُوْرًا ○ اُنْظُرْ (وصلاً) ے۴
ءَاِذَا كُنَّا ے۵ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (پہلے ہمزہ کے بغیر) ع۵ ے۱ بَعْضَ النَّبِيّٖنَ ع۵
ے۲ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ ع۶ ے۱ ءَاَسْجُدُ ے۲ اَرَءَيْتَكَ ے۳ لَئِنْ ع۶
اَخَّرْتَنِ اِلٰى (وصلاً قصر و مد دونوں سے) ے۴ وَرَجِلِكَ ع۷ ے۱ فَهُوَ فِي ع۷ ع۸
الْاٰخِرَةِ ے۲ خِلٰفَكَ ع۸ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا ع۱۰ ے۱ و ے۲ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ع۱۰
(یا کا اثبات صرف وصلاً) ے۳ ءَاِذَا كُنَّا ے۴ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (پہلے ہمزہ کے بغیر)
ے۵ رَبِّيْٓ اِذًا ع۱۱ ے۱ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا (مد و قصر دونوں سے) ے۲ و ے۳ قُلِ ع۱۱
ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ع۱۲ ع۱۲

سورۂ الکہف

عِوَجًا ○ (بغیر سکتہ کے) ع۱ ے۱ مَرْفِقًا ے۲ تَزٰوَرُ ع۱۳
عَنْ ے۳ و ے۲ فَهُوَ الْمُهْتَدِ (یا کا اثبات صرف
وصلاً) ع۲ ے۱ وَتَحْسَبُهُمْ ے۲ وَلَبِثْتُمْ ے۳ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ ع۳ ع۲ ع۳
اَنْ يَّهْدِيَنِ (وصلاً) ع۴ ے۱ اٰتَتْ اُكُلَهَا ے۲ وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ع۴

ل یہاں اور شعراء (ع۱۰) میں ۱۲ منہ

٣ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ ٤ اَنَا اَكْثَرُ ٥ وَهُوَ ظَالِمٌ ٦ مِنْهَا مُنْقَلَبًا
٧ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ ٨ بِرَبِّيْ اَحَدًا ٩ اِنْ تَرَنِ (وصلاً) ١٠
اَنَا اَقَلَّ ١١ د ١٢ رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ (وصلاً) ١٣ بِثَمَرِهٖ ١٤
ع ٥/١٩ وَهِيَ خَاوِيَةٌ ١٥ بِرَبِّيْ اَحَدًا ١٦ وَخَيْرٌ عُقْبًا ع ١ قُبُلًا ۝
ع ٨/٢٠ ٢ هُزُوًا ۝ ٣ لِمُهْلِكِهِمْ ع ١ اَرَءَيْتَ ٢ اَنْسٰنِيْهُ ٣
كُنَّا نَبْغِ (وصلاً) ٤ اَنْ تُعَلِّمَنِ (وصلاً) ٥ مَعِيَ صَبْرًا ٦
ع ٩/٢١ سَتَجِدُنِيْ اِنْ ٧ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ ع ١ مَعِيَ صَبْرًا ٢ نَفْسًا
زَكِيَّةً ٣ نُكْرًا ۝

پارہ ١٦ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

٤ مَعِيَ صَبْرًا ٥ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ ٦ لَتَّخَذْتَ ٧ اَنْ
ع ١٠/١ يُّبْدِلَهُمَا ع ١ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ٢ نُكْرًا ٣ جَزَآءَ الْحُسْنٰى ٤ و ٥
ثُمَّ اَتْبَعَ (دونوں) ٦ بَيْنَ السَّدَّيْنِ ٧ و ٨ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

---

١ یہاں اور نمل (ع ٢) میں ١٢ ٢ یہاں و (ع ١) و طلاق (ع ١٨)

٣ یہاں اور تحریم دو (ع ١) تینوں میں با کا فتحہ اور دال پر تشدید ١٢ منہ

ع ۱ ۹ وَبَيْنِهِمْ سُدًّا ۱۰ دَكَّاءَ ۱ و ۲ مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ (وصلاً)
ع ۲ إِنَّا ۳ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ ۴ وَرُسُلِي هُزُوًا

سورۃ مریم علیہا السلام

۱ و ۲ عَبْدَهُ زَكَرِيَّاءَ إِذْ (وصلاً) ۳
و ۴ يَزَكَرِيَّاءُ إِنَّا يَا إِنَّا ۳ عُتِيًّا
ع ۱ ۴ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۱ إِنِّي أَعُوذُ ۲ وَكُنتُ
نِسِيًّا ۳ تَسَّقَطْ عَلَيْكِ ۴ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۵ قَوْلُ الْحَقِّ
۶ وَأَنَّ اللَّهَ ۱ نَبِيًّا ۲ إِنِّي أَخَافُ ۳ رَبِّي إِنَّهُ (وصلاً)

لہ مریم کے شروع میں ہا اور یا دونوں میں قالونؒ کے لیے فتح اور تقلیل دونوں ہیں لیکن فتح اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ وہ ابو نشیطؒ سے ہے اور نظم وتیسیر کا طریق بھی انہی سے ہے اور دانیؒ نے اس کو ابوالفتح سے پڑھا ہے اور اس روایت میں ان کے شیخ ابوالفتح ہی ہیں۔ رہی دونوں کی تقلیل سو وہ ابو نشیط کے بجائے حلوانی سے ہے اور اس کو دانیؒ نے ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے پڑھا ہے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ جب قالونؒ کی روایت کو نظم وتیسیر کے طرق سے پڑھیں اس وقت تو ہا اور یا دونوں کا فتحہ ہی پڑھیں اور جب طیبہ اور نشر کے طرق سے پڑھیں اس وقت دونوں کی تقلیل پڑھیں ۱۲ منہ

لہ لِيَهَبَ لَكِ یا سے یہ ابو نشیط کے بجائے حلوانی سے ہے اور حفصؒ کی طرح ہمزہ سے بھی اور چونکہ یہ خود ابو نشیطؒ سے ہے اس لیے یہی اولیٰ ہے ۱۲ منہ

ع۳ ع۴ ع۵ ع۶
ع جعلنا نبیا ع ۱ مخلصا ۲ تا ۵ نبیا (چاروں) ۶ من
النبین ع ۱ ءاذا امامت ۲ جہنم جثیا ۳ علی الرحمن
عتیا ۴ بہا صلیا ۵ فیہا جثیا ۶ وریا ۷ افرءیت ۸ اداہ
یکاد السموت ع ۹

سورۂ طٰہٰ

۱ انی انست ۲ لعلی اتیکم ۳ انی انا
ربک ۴ طوی ۵ وانا ۵ اننی انا ۶

ع ۱۰ لذکری ۰ ان (وصلًا) ۷ ولی فیہا ع ۱ ویسر لی امری ۲
علی عینی ۰ اذ (وصلًا) ۳ لنفسی ۰ اذہب (وصلًا) ۴ فی
ع ۱۱ ذکری ۰ اذہبا ۵ مہدا وسلک ع ۱ مکانا سوی ۲
فیسحتکم ۳ ان ہذن ۴ تلقف ۵ ءامنتم ۶ و
ع ۱۲ من یاتہ مؤمنا یا حفصؒ کی طرح یاتہ ع ان اسر ع ۱ الا

---

۱ یہاں وصلًا واؤ کے کھڑے زبر سے اور نزعت میں طوی ۰ اذہب پڑھتے ہیں ۱۲ منہ ۲ و
۳ ملا کر پڑھنے کی صورت میں یا کا فتحہ پڑھا جائیگا اور ہمزہ حذف ہوگا اور وقفًا یا ساکن ہوگی اور ہمزہ وصل کا
کسرہ پڑھا جائیگا ۱۲ ۴ یہاں زخرف (ع) میں ۱۲ ۵ اور یہی طریق کے موافق ہے ۱۲ ۶ یہاں و شعرا
(ع) میں اس کے متعلق ایک قاعدہ ہود (ع) کے حاشیہ میں درج ہو چکا ہے ۱۲ منہ

ع۵ تَتَّبِعَنِ ہ اَفَعَصَیْتَ ٥ (وصلا) بِرَاْسِیْ اِنِّیْ ع وَهُوَ
ع۶ ع مُؤْمِنٌ ع وَاِنَّكَ لَا حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی ع

پارہ ۱۷ اِقْتَرَبَ

سورۃ الانبیاء

قُلْ رَبِّیْ یَعْلَمُ ۲ وَهُوَ السَّمِیْعُ ۳
رِجَالًا نُّوْحِیْ ع ۱ مَنْ مَّعِیَ وَذِكْرُ ۲ اِلَّا
یُوْحٰی اِلَیْهِ ۳ اِنِّیْ اِلٰهٌ ع ۱ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ ۲ هُزُوًا
۳ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ ع ۱ الدُّعَآءَ اِذَا ۲ مِثْقَالَ حَبَّةٍ ع
۱ اَنْتَ ۲ اَئِمَّةً ع ۱ لِیُحْصِنَكُمْ ۲ ۳ وَزَكَرِیَّآ
اِذْ ع ۱ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۲ ۳ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ ۴ هٰٓؤُلَآءِ
اٰلِهَةً ۴ لِلْكُتُبِ كَمَا ۵ قُلْ رَبِّ احْكُمْ ع

سورۃ الحج

مَا نَشَآءُ اِلٰی یَا اِلَیَّ ع وَالصّٰبِئِیْنَ ع سَوَآءٌ
لِلْعَاكِفِ ع ۱ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ۲ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ ع

لہ یہاں اور اسی سورۃ کے ساتویں رکوع اور زخرف (رع) میں قُلْ کے بجائے قٰلَ پڑھتے ہیں ۱۲ منہ

لہ یہاں اور لقمٰن (رع) میں ۱۲ لہ طیبہ سے خالص یا سے ابدال یعنی اَیِمَّۃً بھی ہے ۱۲ منہ

ے۱ دِفَعُ اللّٰہِ ے۲ لَهُدِّمَتْ ے۳ آخَذْتُهُمْ ے۴ و ے۵ وَهِيَ ظَالِمَةٌ
ع۱۳ ع۱۴ فَهِيَ خَاوِيَةٌ ے۶ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ے۷ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ع۱۳ وَلَا نَبِيٍّ اِلَّا ع۱۴
ع۱۵ ے۱ لَهُوَ خَيْرُ ے۲ مُّدْخَلًا ے۳ وَاَنَّ مَا تَدْعُوْنَ ے۴ لَهُوَ الْغَنِيُّ ع۱۵
ع۱۶ ے۱ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ (قصر و مد دونوں سے) ے۲ وَهُوَ الَّذِيْ ع۱۶

پارہ ۱۸ قَدْ اَفْلَحَ

سورۃ المؤمنون

ع۱ ے۱ سَيْنَآءَ ے۲ نُسْقِيْكُمْ ع۱ ے۱ جَآءَ اَمْرُنَا
(قصر و مد دونوں سے) ے۲ مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ ے۳
ع۲ ع۳ اَنِ اعْبُدُوْا ع۲ ے۱ جَآءَ اُمَّةً ے۱ اِلٰى رُبْوَةٍ ع۳ ے۱ وَاَنَّ هٰذِهٖ
ع۴ ے۲ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا ے۳ تُهْجِرُوْنَ ے۴ وَهُوَ خَيْرُ ع۴ ے۱ تا ے۳ وَهُوَ
الَّذِيْ (تینوں) ے۴ ے۱ اِذَا مِتْنَا ے۵ اَئِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (پہلے ہمزہ کے بغیر)
ع۵ ے۶ تَذَكَّرُوْنَ ے۷ وَهُوَ يُجِيْرُ ے۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ ع۵ ے۱ اِذَا جَآ

لہ یہاں اور لقمن (ع۴) میں ۱۲ منہ ے۲ اس سے پہلی آیت (عَلِيْمٌ ۝ والی) پر ان کے یہاں لا والی آیت ہے اور کسرہ والوں کے لیے عَلِيْمٌ پر وقفِ مطلق ہے ۱۲ منہ ے۳ یہاں اور سبا (ع۳) میں ۱۲ منہ فائدہ واضح ہو کہ ان کی روایت میں عَمَّا يَصِفُوْنَ پر وقفِ مطلق ہے لا والا نہیں ۱۲ منہ

أَحَدَهُمُ (قصر و مد دونوں سے) ۲ لَعَلِّيٓ أَعْمَلُ ۳ وہ ۴ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ

ع سِخْرِيًّا ع

سورۃ النور

۱ تَذَكَّرُونَ ۲ شُهَدَآءُ وَإِلَّا يا (ی) إِلَّا ۳ أَرْبَعُ

شَهَٰدَٰتٍ (پہلا) ۴ وہ ۵ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ ۶ وَ

ع الْخَامِسَةُ (دوسرا) ۷ وہ ۸ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ ع ۱ لَا تَحْسَبُوهُ

ع ع ۲ وَتَحْسَبُونَهُ ۳ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ ع ۱ وہ ۲ خُطُوَاتِ (دونوں) ع

۱ وہ ۲ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ ۳ تَذَكَّرُونَ ۴ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا

ع ۵ عَلَى الْبِغَآءِ إِنْ (مد و قصر دونوں سے) ۶ مُّبَيَّنَٰتٍ ع ۱ فِي

ع بُيُوتٍ ۲ يَحْسَبُهُ الظَّمْـَٔانُ ع ۱ مَا يَشَآءُ إِنَّ يا (ی) إِنَّ (وصلاً)

ع ۲ مُبَيِّنَٰتٍ ۳ يَشَآءُ إِلَىٰ يا (ی) إِلَىٰ ع ۱ وَيَتَّقْهِ ۲ لَا تَحْسَبَنَّ

ع الَّذِينَ ع ۱ تا ۱۰ از بُيُوتِكُمْ تا بُيُوتًا ع

ع

سورۃ الفرقان

۱ فَهِيَ تُمْلَىٰ ۲ مَّسْحُورًا ۰ انظُرْ (وصلاً) ع

۱ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ۲ ءَأَنتُمْ ۳ هَٰٓؤُلَآءِ

ع أَمْرِهِمْ ۲ فَمَا يَسْتَطِيعُونَ ع

---

۱ یہاں اور ص (ع) میں ۱۲ منہ ۲ کیونکہ دوسرے میں سب کے یے عین کا زبر ہے ۱۲ منہ

پارہ ۱۹ وَقَالَ الَّذِيْنَ

۱ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ ۲ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ ۳ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا ۴
لِكُلِّ نَبِيٍّ ع ۱ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا ۲ السَّوْءِ اَفَلَمْ (وصلاً)
۳ اِلَّا هُزُوًا ۴ اَرَءَيْتَ مَنِ ۵ اَمْ تَحْسَبُ ع ۱ و ۲ وَهُوَ
الَّذِي (دونوں) ۳ نُشُرًا بَيْنَ ۴ و ۵ وَهُوَ الَّذِي (دونوں) ۶
مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ (قصر و مد دونوں سے) ع ۱ وَهُوَ الَّذِي ۲ وَلَمْ
يُقْتِرُوْا ۳ فِيْهِ مُهَانًا ع

سورۃ الشعراء

۱ مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً ۲ لَهُوَ الْعَزِيْزُ ع ۱
اِنِّيْ اَخَافُ ۲ لَئِنِ اتَّخَذْتَ ع ۱
اَرْجِهْ ۲ اَئِنَّ لَنَا ۳ تَلْقَفُ ۴ ءَاٰمَنْتُمْ ع ۱ اَنْ
اَسْرِ ۲ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ ۳ حٰذِرُوْنَ ۴ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ ۵
لَهُوَ الْعَزِيْزُ ع ۱ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۲ اَفَرَءَيْتُمْ ۳ عَدُوٌّ لِّيْ
اِلَّا ۴ و ۵ فَهُوَ (دونوں) ۶ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ ۷ لَهُوَ الْعَزِيْزُ ع
۱ اِنْ اَنَا اِلَّا (حفص کی طرح اور یہی اولیٰ ہے) یا اِنْ اَنَا اِلَّا ۲ وَمَنْ

ع ۶ ع ۱۱ مَعِیَ مَنۡ ۳ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ ۱ اِنِّیۡۤ اَخَافُ ۲ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ
ع ۹ ع ۱۲ ۱۳ ۱ بُیُوۡتًا ۲ فٰرِهِیۡنَ ۳ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ ۱
اَصۡحٰبُ لۡـَٔیۡکَةِ ۲ بِالۡقِسۡطَاسِ ۳ کِسَفًا مِّنَ ۴ مِنَ
السَّمَآءِ اِنۡ (مد و قصر دونوں) ۵ رَبِّیۡۤ اَعۡلَمُ ۶ لَهُوَ
الۡعَزِیۡزُ ۱ اَفَرَءَیۡتَ ۲ فَتَوَکَّلۡ ۳ یَتَّبِعُهُمُ
ع ۱۱ ۱۵ الۡغَاوٗنَ

سورۃ النمل

۱ اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ ۲ بِشِهَابٍ قَبَسٍ (با کے ایک زبر سے) ۳ لَهُوَ الۡفَضۡلُ ۴ مَا لِیَ لَآ ۵ فَمَکَثَ
۶ و ۷ مَا یُخۡفُوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ۸ فَاَلۡقِهۡ ۹ و ۱۰ یٰۤاَیُّهَا
ع ۲ ۱۷ الۡمَلَؤُا اِنِّیۡ یا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ ۱ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِیۡ ۲
اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ (وصلاً) ۳ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ (وصلاً) اٰتٰىنِۦ (وقفاً)
۴ الۡمَلَؤُا اَیُّکُمۡ ۵ و ۶ اَنَا اٰتِیۡکَ (دونوں) ۷ و ۸ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ
ءَاَشۡکُرُ ۱ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ ۲ مُهۡلَکَ اَهۡلِهٖ ۳

لہ یہاں اور ص (ع) میں ۱۲ منہ ۔ لہ یہاں اور سبا (ع) میں ۱۲ منہ

لہ اور وقفاً اٰتٰنِ یا کے حذف سے بھی صحیح ہے لیکن اولیٰ اٰتٰىنِۦ ہی ہے اثبات سے ۱۲ منہ

إِنَّا دَمَّرْنٰهُمْ ے ۴ بُيُوتُهُمْ ے ۵ أَئِنَّكُمْ ع ے ۱ أَمَّا تُشْرِكُونَ ع ۴ ۱۹

پارہ ۲۰ أَمَّنْ خَلَقَ

ے ۲ تا ے ۴ ءَ إِلٰهٌ (تینوں) ے ۵ تَذَكَّرُونَ ے ۶ نُشْرًا بَيْنَ ے ۷ و ے ۸

ءَ إِلٰهٌ (دونوں) ع ے ۱ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا (پہلے ہمزہ کے بغیر) ے ۲ أَئِنَّا ع ۵ ۱

لَمُخْرَجُونَ ے ۳ وَهُوَ الْعَزِيزُ ے ۴ الدُّعَاءَ إِذَا ے ۵ إِنَّ النَّاسَ

كَانُوا ع ے ۱ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ے ۲ و ے ۳ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ

تَمُرُّ ے ۴ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ ع

سورۃ القصص

أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ ع ے ۱ عَسٰى رَبِّيٓ أَنْ

ے ۲ إِنِّيٓ أُرِيدُ ے ۳ سَتَجِدُنِيٓ إِنْ ع

ے ۱ إِنِّيٓ آنَسْتُ ے ۲ لَعَلِّيٓ آتِيكُمْ ے ۳ أَوْ جَذْوَةٍ ے ۴ يٰمُوسٰى

إِنِّيٓ أَنَا ے ۵ مِنَ الرَّهْبِ ے ۶ تا ے ۹ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِيٓ

إِنِّيٓ أَخَافُ ے ۱۰ رَبِّيٓ أَعْلَمُ ے ۱۱ لَعَلِّيٓ أَطَّلِعُ ے ۱۲ إِلَيْنَا

لَا يُرْجَعُونَ ے ۱۳ أَئِمَّةً ع سِحْرٰنِ ع ے ۱ وَهُوَ أَعْلَمُ ے ۲

ۓ ان کے یہاں عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ پر وقف ہے ۱۲ منہ

ع ۶/۹ تُجْبٰۤى اِلَيْهِ ع ۹ ۱ فَهُوَ لَاقِيْهِ ۲ ثُمَّ هُوَ ۳ وَهُوَاللّٰهُ ۴ و
ع ۷/۹ ۵ اَرَءَيْتُمْ (دونوں) ع ۱۰ ۱ عِنْدِيْٓ اَوَلَمْ (وصلاً) ۲ لَخُسِفَ
ع ۸/۱۰ بِنَا ع ۱۱ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ ع ۱۲
ع ۱/۱۴

سورۃ العنکبوت

وَهُوَالسَّمِيْعُ ع ۱۳ ۱ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ ۲
و ۳ مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ ۴ رَبِّيْٓ اِنَّهٗ (وصلاً)
ع ۳/۱۵ ۵ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ ۶ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ ع ۱۵ ۱ سِيْٓءَ
(اشمام کے ساتھ) ۲ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ ۳ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ ۴
ع ۴/۱۶ مَاتَدْعُوْنَ ۵ وَهُوَالْعَزِيْزُ ع ۱۶

پارہ ۲۱ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ

ع ۷/۲ وَهُوَالسَّمِيْعُ ع ۱ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۲ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ع ۲

سورۃ الروم

۱ وَهُوَالْعَزِيْزُ ۲ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ (دوسرا) ع ۴
۱ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۲ تا ۴ وَهُوَ (تینوں) ع ۶ ۱ فَهُوَ

ؔ طیبہ سے حفصؒ کی طرح ثُمَّ هُوَ ہا کے ضمہ سے بھی اور یہ دونوں طرق سے صحیح ہے لیکن
ابونشیط کے طریق سے خلف یعنی ضمہ نادر اور قلیل ہے ۱۲ منہ

يَتَكَلَّمُ ۲ مِن رَّبِّ التُّرَابِ ۱ اِلَىٰ اٰثَرِ ۲ وَهُوَ عَلَىٰ ۳ ع ۷
الدُّعَآءَ اِذَا ۸ ۱ وَهُوَ الْعَلِيْمُ ۲ فَيَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ ۹ ع ۸ ع ۹

سورۃ لقمٰن

۱ و ۲ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۳ فِىٓ اُذُنَيْهِ ۴
وَهُوَ الْعَزِيْزُ ۱ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۲ و ۳ وَهُوَ ع ۱۰
يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ ۴ اَنِ اشْكُرْ لِيْ ۵ يٰبُنَيَّ اِنَّهَا ۶ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
۷ يٰبُنَيَّ اَقِمِ ۸ وَلَا تُصَعِّرْ ۱۱ ۱ وَهُوَ مُحْسِنٌ ۲ فَلَا يَحْزُنْكَ ع ۲ ع ۳
كُفْرُهٗ ۳ وَاَنَّ مَا تَدْعُوْنَ ۱۲ ع ۱۲

سورۃ السجدۃ

۱ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ (مد قصر دونوں سے)
۲ ءَاِذَا ۳ اِنَّا (پہلے ہمزہ کے بغیر) ۱۴ ۱ اَئِمَّةً ع ۱ ع ۲ ع ۳
۲ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ ۱۶ ع ۱۶

سورۃ الاحزاب

۱ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ۲ و ۳ اَزْوَاجَكُمُ
الّٰٓـىِٔ تُظٰهِرُوْنَ ۴ وَهُوَ يَهْدِى ۵
النَّبِيُّ اَوْلٰى ۶ مِنَ النَّبِيّٖنَ ۱ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا (وصلا بھی الف ثابت) ع ۱۶

---

۱ اور طیبہ سے اٰیِٕمَّۃً بھی خالص یا سے ۱۲ منہ ۲ یہاں اور مجادلہ (ع۱) اور طلاق (ع۱) میں دونوں جگہوں کو ایک ہی طرح پڑھتے ہیں ۱۲ منہ

۲ لَا مُقَامَ ۳ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ۴ إِنَّ بُيُوتَنَا ۵ لَآتَوْهَا ۶

ع ۲ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ ع ۱ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۲ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ

ع ۱۸ (قصر و مد دونوں سے) ع ۱ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ۲ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ

ع ۱۹

پارہ ۲۲ وَمَنْ يَقْنُتْ

۳ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ ۴ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ (مد و قصر دونوں سے)

ع ۵ و ۶ فِي بُيُوتِكُنَّ (دونوں) ع ۱ أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

ع ۲ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ ۳ و ۴ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ع ۱ تا ۴

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا يا إِنَّا (دونوں) ۵ لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ

ع ۲ وصلاً اور لِلنَّبِيِّ وقفاً ۶ و ۷ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا ع

۱ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا (وصلاً) اور بُيُوتَ النَّبِيِّ

(وقفاً) ۳ يُؤْذِي النَّبِيَّ ۴ و ۵ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ (مد و

ع ۴ قصر دونوں سے) وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ ۶ عَلَى النَّبِيِّ ع ۱

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ۲ الرَّسُولَا ۳ السَّبِيلَا (دونوں میں وصلاً بھی الف کا اثبات)

ل یہاں اور ممتحنہ (ع ۲) میں دو جگہ تینوں میں ۱۲ منہ

ع۵ ۲ لعنا کثیرا ع ۵

سورۃ سبا

ع۶ ۱ و ۲ وھو (دونوں) ۳ لتاتینکم علم الغیب[1]
۴ من رجز الیم ۵ ویری الذین ۵ و ۶
کسفا من السماء ان (وصلا و قصر دونوں سے) ع ۷ ۱ منساتہ ح
۲ فی مسکنھم ۳ ذواتی اکل ۴ و ۵ وھل یجزی الا
ع۷ ع۸ الکفور ۶ ولقد صدق (دال کی تشدید بغیر) ع ۸ ۱ قل ادعوا
ع۹ الذین ۲ وھو العلی ۳ وھو الفتاح ع ۹ ۱ فھو یخلفہ ۲
ع۱۰ ع۱۱ وھو ۳ نحشرھم ۴ و ۵ ثم نقول للملئکۃ اھؤلاء ایاکم (مد و قصر دونوں سے) ع ۱۱
ع۱۲ ۱ فھو لکم ۲ وھو علی ۳ ربی انہ (وصلا) ع ۱۲

سورۃ فاطر

ع۱۳ ۱ ما یشاء ان یا ان (وصلا) ۲ وھو العزیز ع ۱۳
ع۱۴ ع۱۵ ۱ انتم الفقراء الی یا الی ۲ ثم اخذت ع ۱۵
ع۱۶ عبادہ العلمؤا ان یا ان (وصلا) ع ۱۶ ۱ ارءیتم ۲ علی بینت

---

[1] میم کا پیش پڑھنے والوں کے لیے علم الغیب سے پہلے لتاتینکم پر وقف مطلق ہے اور قالون بھی پیش ہی پڑھنے والوں میں سے ہیں اور زیر پڑھنے والوں کے لیے اس پر لا ہے کیونکہ اس صورت میں علم۔ وربی کی صفت ہے ۱۲ منہ [2] اور حاشیہ (۲ع) میں الیم بآللہ الذی ۱۲ منہ

ع۵ مِّنْهُ ۳ السَّیِّیءُ وَلَآ یا اِلَّا ۴ جَآ اَجَلُهُمْ (قصر و مد دونوں سے) ع۶

سورۂ یٰس[1] ۱ تَنْزِیْلُ الْعَزِیْزِ ۲ فَهِیَ اِلَی ۳ و ۴ سُدًّا

ع۱ (دونوں) ۵ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ع۱۸ ۱ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ

پارہ ۲۳ وَمَالِیَ

ع۲ ۲ ءَ اَتَّخِذُ ۳ و ۴ اِنِّیْ (دونوں) ۵ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ (میم کی تشدید کے بغیر) ع۲

۱ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۲ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ ۳ حَمَلْنَا ذُرِّیّٰتِهِمْ

ع۳ ۴ یَخِصِّمُوْنَ (خا کے فتحہ کے اختلاس سے) یا یَخْصِمُوْنَ (سکون سے[2]) ع۳

۱ مَّرْقَدِنَا مٰهٰذَا (وصلاً بغیر سکتہ اور توقف کے) ۲ فِیْ شُغُلٍ ۳ وَ

ع۴ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ ع۴ ۱ نُنَكِّسْهُ ۲ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۳

لِّتُنْذِرَ ۴ فَلَا یُحْزِنْكَ ۵ وَهِیَ ۶ و ۷

ع۵ وَهُوَ (دونوں) ع۵

---

[1] طیبہ سے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ بھی ادغام ناقص مع الغنہ سے اور یا میں امالہ بین بین بھی ۱۲ منہ

[2] اور طیبہ سے یَخَصِّمُوْنَ بھی خا کے کامل فتحہ سے اور یہ تیسری وجہ ہے جو ابن بلیمہ کی تلخیص میں اور اس کے علاوہ اور کتابوں میں درج ہے ۱۲ منہ

سورۃ والصّٰفّٰت

ے۱ بِزِيْنَةِ (نون کے بغیر) الْكَوَاكِبِ ے۲ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى
ے۳ ءَاِذَا مِتْنَا ے۴ اِنَّا (بغیر ہمزہ اولیٰ کے) ے۵
ع۱ اَوْ اٰبَاۤؤُنَا ع۵ ے۱ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا ے۲ اَئِنَّكَ لَمِنَ ے۳ ءَاِذَا
ع۲ مِتْنَا ے۴ اِنَّا (بغیر ہمزہ اولیٰ کے) ے۵ لَهُوَ الْفَوْزُ ع۶ ے۱ اَئِفْكًا ے۲
يٰبُنَيِّ ے۳ اِنِّيَ اَرٰى ے۴ اَنِّيَ اَذْبَحُكَ ے۵ سَتَجِدُنِيَ اِنْ
ع۳ ے۶ لَهُوَ الْبَلٰۤؤُا ے۷ نَبِيًّا مِّنَ ع۷ ے۱ تا ے۳ اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ
ع۴ ع۵ ے۴ عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ ع۸ ے۱ و ے۲ وَهُوَ (دونوں) ے۳ تَذَكَّرُوْنَ ع۹

سورۃ ص

ع۱ ے۱ اُوْنْزِلَ[1] ے۲ اَصْحٰبُ لَيْكَةَ ع۱ ے۱ هٰۤؤُلَاۤءِ اِلَّا
ع۲ (مد وقصر دونوں سے) ے۲ وَلِيَ نَعْجَةٌ ع۲ ے۱ اِنِّيَ اَحْبَبْتُ
ع۳ ے۲ مِنْ بَعْدِيَ اِنَّكَ (وصلاً) ع۳ ے۱ وَعَذَابٍ ۝ اُرْكُضْ (وصلاً)
ع۴ ے۲ بِخَالِصَةِ ذِكْرَى ے۳ وَغَسَّاقٌ ے۴ سُخْرِيًّا ع۴ ے۱ لِيَ مِنْ عِلْمٍ
ع۵ ے۲ لَعْنَتِيَ اِلَى ے۳ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ ع۵

سورۃ الزمر

ع۱ ے۱ اَمَنْ هُوَ قَانِتٌ (میم کی تشدید کے بغیر) ع۱ ے۱

---

[1] اور طیبہ سے اُوْنْزِلَ بھی ہے الف مدہ کے بغیر تسہیل سے ۱۲ — ہا کے قصر اور مد دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اُولَاۤءِ میں پہلے مد پھر قصر ہے اس لیے کل وجوہ چار ہیں ۱۲ منہ

و ۲ إِنِّيٓ (دونوں) ع فَهُوَ عَلَىٰ ع

پارہ ۲۴ فَمَنْ أَظْلَمُ

أَفَرَءَيْتُمْ ع وَهُوَ عَلَىٰ ع ۱ و ۲ تَأْمُرُوٓنِّيٓ أَعْبُدُ ۳
بِالنَّبِيِّنَ ۲ وَهُوَ أَعْلَمُ ع ۱ فُتِّحَتْ ۲ وَفُتِّحَتْ ع

سورة المؤمن

فَأَخَذْتُهُمْ ۲ حَقَّتْ كَلِمَتُ ع وَ
الَّذِينَ تَدْعُونَ ع ۱ إِنِّيٓ أَخَافُ ۲
دِينَكُمْ وَأَنْ يُظْهِرَ ع ۱ و ۲ إِنِّيٓ أَخَافُ (دونوں) ۳ لَعَلِّيٓ
أَبْلُغُ ۲ فَأَطَّلِعَ ۵ وَصُدَّ عَنِ ع ۱ يٰقَوْمِ اتَّبِعُونِ (وصلاً)
۲ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۳ مَالِيَ أَدْعُوكُمْ ۲ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ
۵ أَمْرِيٓ إِلَى اللَّهِ ع قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ع فَإِذَا جَآءَ
أَمْرُ اللَّهِ (قصر و مد دونوں سے) ع

سورة فصلت

قُلْ أَئِنَّكُمْ ۲ وَهِيَ دُخَانٌ ۳
نَّحِسَاتٍ ع ۱ و ۲ يُحْشَرُ أَعْدَآءُ اللَّهِ ۳
وَهُوَ خَلَقَكُمْ ع جَزَآءُ أَعْدَآءِ اللَّهِ ع ۱ ءَا۬عْجَمِيٌّ ۲ وَهُوَ عَلَيْهِمْ ع

پارہ ۲۵ اِلَیْهِ یُرَدُّ

ع۱ - ع۲ تا ع۴

۱ رَبِّیٓ اِنَّ لِیْ (فتحہ اور سکون دونوں سے) ۲ اَرَءَیْتُمْ ؏

سورۂ شوریٰ

۱ وَهُوَ الْعَلِیُّ ۲ یَکَادُ ۳ و ۴ وَهُوَ (دونوں) ؏
۱ و ۲ وَهُوَ (دونوں) ؏ ۱ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۲ و ۳
وَهُوَ (دونوں) ۴ وَیَعْلَمُ مَا یَفْعَلُوْنَ ۵ مَا یَشَآءُ اِنَّهٗ یا اِنَّهٗ (وصلاً)

ع۳ تا ع۵

۱ تا ۳ وَهُوَ (تینوں) ؏ ۱ مُّصِیْبَةٍ بِمَا کَسَبَتْ ۲ اٰیٰتِهِ
الْجَوَارِ (وصلاً) ۳ یُسْکِنِ الرِّیْحَ ۴ وَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ ؏
۱ یَشَآءُ اِنَاثًا یا اِنَاثًا ۲ اَوْ یُرْسِلَ ۳ فَیُوْحِیَ ۴ مَا یَشَآءُ

ع۶

اِنَّهٗ یا اِنَّهٗ (وصلاً) ؏

سورۂ زخرف

ع۷

۱ صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ ۲ و ۳ مِنْ نَّبِیٍّ ؏ (دونوں)
۴ مِهٰدًا وَّجَعَلَ ؏ ۱ وَهُوَ کَظِیْمٌ ۲
اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا ۳ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ ۴ هُمْ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ۵

ع۸ تا ع۹

ءَاُشْهِدُوْا خَلْقَهُمْ یا اَشْهِدُوْا ۶ قُلْ اَوَلَوْ ؏ ۱ لِبُیُوْتِهِمْ
۲ وَلِبُیُوْتِهِمْ ۳ لَمَا مَتَاعُ (میم کی تشدید بغیر) ؏ ۱ فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ

ع۳ ۔ ۲ وَيَحْسَبُوْنَ ۲ ۔ ۳ اِذَا جَآءَنَا ۔ ۱ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا (وصلاً) ۲

ع۵ ع۱۱ ع۱۲ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ ۔ ۱ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۲ ۔ ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ ۔ ۱

يٰعِبَادِ (وصل وقف دونوں حالتوں میں) ۔ ۲ اَمْ يَحْسَبُوْنَ ۳ ۔ فَاَنَا اَوَّلُ

۔ ۴ وَهُوَ ۔ ۵ فِى السَّمَآءِ اِلٰهٌ (مد و قصر دونوں سے) ۔ ۶ وَهُوَ ۔ ۷ وَ

ع۱۳ قِيْلِهٖ يٰرَبِّ ۔ ۸ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ع۱۴

سورۃ دخان

ع۱ ۔ ۱ رَبُّ السَّمٰوٰتِ ۔ ۲ اِنِّيْ اٰتِيْكُمْ ۔ ۳

ع۲ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ ع۱ ۔ ۱ تَغْلِيْ فِى الْبُطُوْنِ ۔ ۲

ع۳ فَاعْتُلُوْهُ ۔ ۳ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ع۳

سورۃ الجاثیۃ

ع۱ ۔ ۱ هُزُوًا ۔ ۲ مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ع۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ

ع۲ ۔ ۱ وَالنُّبُوَّةَ ۔ ۲ سَوَآءً (وصلاً) مَّحْيَاهُمْ ع۱۸ ۔ ۱

ع۳ اَفَرَءَيْتَ ۔ ۲ تَذَكَّرُوْنَ ع۱۹ ۔ ۱ اتَّخَذْتُمْ ۔ ۲ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

۱؎ پس یہ اختلاف وصلاً یا روم سے وقف کرنے کی صورت میں ظاہر ہوگا ۱۲ منہ

۲؎ ہمزہ کے پیش پڑھنے والوں حرمی، بصری، شامی، شعبہ کے لیے سَوَآءٌ سے پہلے الصّٰلِحٰتِ پر

وقف طا ہے کیونکہ اس قراءۃ میں جملہ سَوَآءٌ مستانفہ ہے اور نصب الوں ... صحب کے

لیے اس پر لا ہے کیونکہ سَوَآءً کا ناصب نَجْعَلُ ہے اس بنا پر کہ یہ حال مؤکدہ ہے ۱۲ منہ

ع۴ ۲۰ ۳ وَهُوَ الْعَزِيْزُ ع۴ ۲۰

پارہ ۲۶ حٰمٓ

سورۃ الاحقاف

۱ قُلْ اَرَءَيْتُمْ ۲ وَهُوَ الْغَفُوْرُ ۳ وَ مَآ اَنَا اِلَّا (حفصؒ کی طرح) یا وَمَآ اَنَا اِلَّا ۴
ع۱ اَرَءَيْتُمْ ع ۱ لِّتُنْذِرَ الَّذِيْنَ ۲ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۳ ۴ کُرْهًا (دونوں) ۵ تا ۷ يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ مَا عَمِلُوْا وَيُتَجَاوَزُ ۸
ع۲ اَتَعِدَانِنِيْٓ اَنْ ۹ وَلِنُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ ع۲ ۱ اِنِّيْٓ اَخَافُ
ع۳ ۲ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ ۳ ۴ لَا تُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ع۳ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ (مدو قصر دونوں سے وصلاً) ع۴

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ع۱ ۱ وَهُوَ الْحَقُّ ۲ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا ع۱ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا (قصر و مد دونوں سے) ع۲ ۱ فَهَلْ
ع۲ عَسِيْتُمْ ۲ اَسْرَارَهُمْ ع۳ هٰٓاَنْتُمْ (مدو قصر دونوں سے) ع۴

سورۃ فتحنا

ع۱ ۱ ۲ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَنُؤْتِيْهِ اَجْرًا ع ۱ نُدْخِلْهُ
ع۲ جَنّٰتٍ ۲ نُعَذِّبْهُ عَذَابًا ع وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ ع۳ ۱۱

ع ۱۲ فِي التَّوْرٰىةِ (تقلیل یا فتح) ع ۱۲

ع ۱۳ سورۃ الحجرات | ۱ صَوْتِ النَّبِيِّ ۲ تَفِيْٓءَ اِلٰى ع ۱۴
ع ۱۴ | لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا ع ۱۴

ع ۱۵ سورۃ ق | ءَاِذَا مِتْنَا ع ۱ يَوْمَ يَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ ۲
| مُنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا (وصلاً) ۳ وَهُوَ شَهِيْدٌ

ع ۳ ۴ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ ۵ يُنَادِ الْمُنَادِ (وصلاً) ۶ تَشَقَّقُ ع ۳ ع ۱۷

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت

پارہ ۲۷ قَالَ فَمَا

ع ۲ وَهُوَ مُلِيْمٌ ع تَذَكَّرُوْنَ ع ۳

ع ۱ از سورۃ والطور تا الحدید | ۱ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ۲
ع ۲ | نَدْعُوْهُ اَنَّهٗ ع ۱ اَمْ هُمْ

ؔ ہمزہ کا زبر پڑھنے والوں کے لیے نَدْعُوْہُ پر لا ہی کیونکہ تقدیر لِاَنَّہٗ ہے پس نَدْعُوْہُ کی علت ہے اور زیر پڑھنے والوں کے لیے اس پر ط ہے پس جملہ اِنَّہٗ مستانفہ ہے ۱۲ منہ

الْمُصَيْطِرُوْنَ (صرف صاد) ۲ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۱ وَهُوَ بِالْاُفُقِ

۲ اَفَرَءَيْتُمُ وَهُوَ اَعْلَمُ ۱ اَفَرَءَيْتَ ۲ فَهُوَ يَرٰى

۳ و ۴ عَادًا الْاُوْلٰى ٥ وَثَمُوْدَاْ اِلَى الدَّاعِ (وصلاً) ءَاُلْقِيَ

جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ (قصر و مد دونوں سے) يُخْرَجُ مِنْهُمَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ

۱ ءَاِذَا مِتْنَا ۲ اِنَّا پہلے ہمزہ کے بغیر ۳ اَوَ اٰبَاۤؤُنَا ۴

اَفَرَءَيْتُمْ مَا ۵ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ ۶ فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ

۷ و ۸ اَفَرَءَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ٥ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ ۹

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ ۱۰ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ ۱۱ اَفَرَءَيْتُمُ

النَّارَ ۱۲ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ لَهُوَ حَقُّ ۱ تا ۵ وَهُوَ (پانچوں)

ل اس کلمہ سے اعادہ کرنا ہو تو تین طرح ہو سکتا ہے ۱ لُوْلٰى ۲ اَلُؤْلٰى ۳ اَلْاُوْلٰى اور یہ سب افضل ہے۔ اور طیبہ سے لُوْلٰى بھی ہے یعنی اس وجہ میں واؤ کو اس کی حالت پر ہی رکھتے ہیں اور ہمزہ سے نہیں بدلتے اور اس وجہ میں اعادہ کرتے ہوئے لُوْلٰى بھی صحیح ہے اور اَلُوْلٰى بھی پس کل پانچ وجوہ ہو گئیں ۱۲ ۲ وَالْمُؤْتَفِكَةَ میں طیبہ سے وَالْمُوْتَفِكَةَ بھی ہے ہمزہ کے بجائے واؤ سے اور توبہ (ع ۱۵) اور حاقہ (ع ۵) والے میں بھی یہی تفصیل ہے ۱۲ منہ

۳ اور طیبہ سے ءَاُلْقِيَ بھی ہے ادخال کے بغیر تسہیل سے ۱۲ منہ

ع ۲ ۱۸ ۱ فَيُضٰعِفَهٗ ۲ جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ (قصر و مد دونوں) ع ۱۸ فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ

ع ۳ ۱۹ ع ۴ ۲۰ (هُوَ کے بغیر) ع ۱۹ فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ ع ۲۰

پارہ ۲۸ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

ازسورة المجادلة تا التحريم ۱ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ ۲ اِلَّا

ع ۱ اَلَّا ع ۳ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ ع

ع ۲ ۱ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ ۲ فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا ۳ ءَاَشْفَقْتُمْ ع

ع ۳ ۱ وَيَحْسَبُوْنَ ۲ وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ (وصلاً) ع ۱ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

ع ۴ ۲ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ ع ۱ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا ۲ اِنِّيْ

ع ۵ ع ۳ ۶ اَخَافُ ع وَهُوَ الْعَزِيْزُ ع ۱ وَاَنَا اَعْلَمُ ۲ يَفْصِلُ

بَيْنَكُمْ ۳ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۴ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا ۵ اِسْوَةٌ

ع ۱ ۷ ع ۲ ۸ حَسَنَةٌ ع ۱ و ۲ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا ع ۱ وَهُوَ

الْعَزِيْزُ ۲ مِنَ التَّوْرٰىةِ (تقلیل یا فتح) ۳ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗ

ع ۱ ۹ ۴ وَهُوَ يُدْعٰى ۵ و ۶ مُتِمُّ نُوْرِهٖ ع ۱ اَنْصَارَ اللّٰهِ ۲

ع ۲ ۱۰ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ ع ۱ وَهُوَ الْعَزِيْزُ ۲ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ (تقلیل یا فتح)

ع ۱۳ ۲ ۱۴ | ۱ یحسبون کل ۲ لووا ۳ وسھم ع جا اجلھا (تصرمدونوں) ع ۱۴ ۲
ع ۱۵ | ۱ وھو علی ۲ صالحا نکفر عنہ ۳ ندخلہ ع ۱ و ۲ یایھا
۱۵ | النبی ۲ واذا یا اذا ۳ من بیوتھن ۴ فھو حسبہ ۵ و ۶
ع ۱۶ | بلغ امرہ ۷ و ۸ والی ع (دونوں) ع ۱ عن ابا نکرا ۲ صالحا
ع ۱۷ | ندخلہ جنت ع ۱ یایھا النبی ۲ وھو العلیم ۳ و ۴
ع ۱۸ | اسر النبی ولی یا الی ۵ وان تظھرا ۶ ان یبدلہ ع ۱
ع ۱۹ ع ۲۰ | لا یخزی اللہ النبی ۲ یایھا النبی ۳ وکتبہ ع ۲۰

پارہ ۲۹ تبرک

سورۃ الملک تا والمرسلت

۱ تا ۳ وھو (تینوں) ۴
وھی تفور ۵ وھو
ع ۱ | الطیف ع ۱ ءامنتم من فی السماء ان یخسف ۲ فی السماء
ع ۲ | ان یرسل ۳ سیئت ۵ و ۶ ارءیتم (دونوں) ع ۱ وھو

سین کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر حرکت بنالیتے ہیں جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا ۱۲ منہ

اَعْلَمُ ۔۲ اَنِ اعْبُدُوا ۔۳ اَنْ يُّبَدِّلَنَا ع ۔۱ و ۔۲ وَهُوَ (دونوں) ع ٣

۔۲ لَيُزْلِقُوْنَكَ ۔۱ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۔۲ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ ۔۳ فَهُوَ

فِيْ عِيْشَةٍ ع تَذَكَّرُوْنَ ع ۔۱ سَاَلَ ۔۲ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ ع ١ ع ٢

۔۲ نَزَّاعَةً ۔۲ بِشَهٰدٰتِهِمْ ع اِلٰى نُصُبٍ ع ۔۱ اَنِ اعْبُدُوا ع ٥ ع ٦

اللّٰهَ ۔۲ دُعَاءِيْ اِلَّا ۔۳ اِنِّيْ اَعْلَنْتُ ع ۔۱ وُدًّا ۔۲ بَيْتِيَ ع ٨

مُؤْمِنًا ع ۔۱ تا ۔۱۲ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى سے وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ تک سوائے ع ٩ ع ١٠

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ کے سب کے ہمزہ کے کسرہ سے (کل تیرہ ہیں) ۔۱۴

نَسْلُكْهُ عَذَابًا ع ۔۱ قُلْ اِنَّمَا ۔۲ رَبِّيْ اَمَدًا ع اَوِ انْقُصْ ع ١١ ع ١٢

مِنْهُ ع ۔۱ و ۔۲ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ ع وَالرُّجْزَ ع ۔۱ مُسْتَنْفِرَةٌ ع ١٣ ع ١٤ ع ١٥

۔۲ وَمَا تَذْكُرُوْنَ ع ۔۱ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ ۔۲ فَاِذَا بَرِقَ ع ١٦

۔۳ مَنْ رَاقٍ (بغیر سکتہ کے) ع ۔۱ اَيَحْسَبُ ۔۲ تُمْنٰى ع ۔۱ ع ١٧ ع ١٨

سَلٰسِلَا ۔۲ و ۔۳ قَوَارِيْرَا (دونوں) ۔۲ عٰلِيَهُمْ ع ۔۱ ع ١٩

اَوْ نُذْرًا ۔۲ فَقَدَّرْنَا ۔۳ جِمٰلَتٌ ع ع ٢١

لہ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ طیبہ سے ہمزہ کے بجائے واؤ سے بھی ہے ۱۲ منہ

پارہ ۳۰ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ

از سورۃ النبا تا الاخلاص

۱ وَفُتِّحَتِ ۲ وَغَسَّاقًا ۳ ۱ رَبُّ السَّمٰوٰتِ ۲ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ ۴ ۱ ءَ اِنَّا ۲ اِذَا (پہلے ہمزہ کے بغیر) ۳ طُوًی:

لہ رَبُّ اور الرَّحْمٰنُ دونوں میں با اور نون کا پیش پڑھنے والے چار اماموں حرمی، بصری، ابوجعفر کے لیے حِسَابًا پر وقف مطلق ہے اس بنا پر کہ رَبُّ ھُوَ مقدر کی خبر ہے۔ اور الرَّحْمٰنُ اس سے بدل ہے۔ اور اگر الرَّحْمٰنُ سے بھی ھُوَ مقدر مان لیں تو وہ بھی خبر ہوگا، اور اس صورت میں ان کے لیے حِسَابًا اور وَمَا بَیْنَهُمَا دونوں ہی پر وقف مطلق ہوگا۔ دونوں کا زیر پڑھنے والوں شامی، عاصم، یعقوب کے لیے حِسَابًا اور وَمَا بَیْنَهُمَا دونوں پر لا ہے اس بنا پر کہ رَبِّ السَّمٰوٰتِ تو مِنْ رَّبِّكَ سے بدل ہے یا اس کی صفت ہے اور با کا زیر اور نون کا پیش پڑھنے والوں حمزہ کسائی اور خلف کے لیے حِسَابًا پر لا ہے کیونکہ رَبِّ مِنْ رَّبِّكَ سے بدل ہے اور وَمَا بَیْنَهُمَا پر ط ہے کیونکہ الرَّحْمٰنُ ھُوَ مقدر کی خبر ہے اور الرَّحْمٰنُ پر سب ہی کے لیے وقف درست ہے زیر سے پڑھنے والے ہوں خواہ پیش سے۔ ہاں اگر رفع کی صورت میں الرَّحْمٰنُ کو مبتدا اور لَا یَمْلِكُوْنَ کو خبر قرار دیں تو پھر اس پر وقف درست ہوگا ۱۲

ع ۳ اذْهَبْ (وصلاً تنوین کے بغیر) ۲ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۱ ءَاَنْتُمْ ۱ ۱

فَتَنْفَعَهُ ۲ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۲ وَهُوَ يَخْشٰى ۲ شَآءَ اَنْشَرَهٗ

ع ۵ ع ۷ (قصر و مد دونوں سے) ۵ اَنَّا صَبَبْنَا ۱ فَعَدَلَكَ ۱ ۱ بَلْ رَانَ

ع ۹ (بغیر سکتہ کے) ۲ فَكِهِيْنَ ۱ وَيَصْلٰى ۱ ۱ وَهُوَ الْغَفُوْرُ ۲

ع ۱۱ مَحْفُوْظٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ ۱ لَمَّا عَلَيْهَا (میم کی تشدید بغیر) ۱ ۱ و ۲

ع ۱۳ لَا تُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۱ ۱ اِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ (وصلاً ۲ و ۳

رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ (وصلاً) ۲ و ۵ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ (وصلاً)

ع ۱۵ ۶ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ ۱ ۱ و ۲ اَيَحْسَبُ (دونوں) ۲ مُؤْصَدَةٌ ۱

ع ۲۳ فَلَا يَخَافُ ۱ ۱ تا ۳ اَرَءَيْتَ (تینوں) ۱ ۱ و ۲ الْبَرِيَّةِ (دونوں) ۱

ع ۲۲ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ ۱ ۱ يَحْسَبُ اَنَّ ۲ مُؤْصَدَةٌ ۱ اَرَءَيْتَ ۱

ع ۲ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۱ كُفُوًا ۱

تمت

۱ ہمزہ کا زیر پڑھنے والوں کے لیے اِنَّا سے پہلے طَعَامِہٖ پر وقف مطلق ہے کیونکہ اِنَّا الخ مستانفہ ہے اور ہمزہ کا فتحہ والوں کوفیین اور رویس کے لیے اس پر لا ہے کیونکہ اَنَّا طَعَامِہٖ کا بدل الاشتمال ہے ای فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰٓى اَنَّا ۱۲ ۲ پس یہ اختلاف یا تو وصلاً ظاہر ہوگا یا اشمام و روم سے وقف کرنے کی صورت میں ۱۲ منہ ۳ تا کا پیش پڑھنے والوں عاصمؒ کے سوا سب کے لیے وَامْرَاَتُهٗ پر لا ہے کیونکہ حَمَّالَةُ یا تو اس کی صفت ہے اور فِيْ جِيْدِهَا الخ خبر ہے یا حَمَّالَةُ خود وَامْرَاَتُهٗ کی خبر ہے اس صورت میں الْحَطَبِ پر وقف درست ہوگا ہاں اگر حَمَّالَةُ کو ہی کی خبر قرار دیں تو پھر پیش والوں کے لیے بھی وَامْرَاَتُهٗ پر طاہی ہوگی اور تا کا زبر پڑھنے والوں عاصمؒ کے لیے وَامْرَاَتُهٗ پر طاہی ہے کیونکہ حَمَّالَةَ کا نصب شتم اور برائی کی بنا پر ہے ای اَعْنِيْ حَمَّالَةَ ۱۲ منہ

فصل

قالون کی روایت کی ان وجوہ میں جو شاطبیہ اور تیسیر میں نہیں ہیں اور علامہ جزری رحمہ اللہ کی طیبہ اور نشر میں ہیں :

اور یہ وجوہ بھی اسی طرح صحیح ہیں جس طرح نظم و تیسیر کی بیان کردہ وجوہ درست ہیں. گو ان وجوہ کو ان کے موقعوں پر بھی حاشیہ میں درج کر دیا گیا ہے لیکن مزید سہولت اور واقفیت کی غرض سے ان کا علیٰحدہ جمع کر دینا بھی مناسب نظر آیا اس لیے یہاں بیان کی جاتی ہیں پس یہاں لفظ کی وہی شکل درج کی جائے گی، جو صرف طیبہ اور نشر ہی میں بیان کی گئی ہے۔ رہی شاطبیہ اور تیسیر والی وجہ سو وہ رسالہ میں اس کے موقع پر دیکھنا چاہیے۔

۱ تُرْزَقٰنِهِۦ یوسف (ع) اسی طرح عدم صلہ سے۔ ۲ جَآءَ، جِیٓءَ سُوٓءٍ وغیرہ جتنے بھی مد متصل ہیں ان سب میں طویل پانچ الفی مد۔ جس میں نہ حد سے تجاوز ہو کہ بہت ہی زیادہ کھینچ دیں اور نہ ایسی صورت ہو کہ لفظ عربیت کے قواعد ہی سے نکل جائے اور مقصد یہی ہے کہ یہ نہ ہونا چاہیے کہ دس بارہ الفی تک پہونچا دیں۔ اور یہ طول اس وقت مناسب ہے جبکہ ترتیل سے اور خوب ٹھیر ٹھیر کر پڑھ رہے ہوں اور یہ اکثر اہل عراق اور

بہت سے اہل مغرب کا مسلک ہے جس کی رو سے بلا استثناء تمام قراء کے لیے مد متصل میں طول درست ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ منفصل میں مد ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نصاً بھی آیا ہے اور نشر میں ہے کہ میں نے متصل کے قصر کو تلاش کیا تو نہ یہ مجھے کسی صحیح قراءت میں ملا اور نہ شاذ میں انتہیٰ۔ اسی لیے متصل میں مد کرنے پر تمام قراء کا اجماع ہے اور جب تک تسہیل اور حذف سے متصل کے سبب یعنی ہمزہ میں تغیر نہ آجائے اس وقت تک کوئی بھی اس میں قصر کا قائل نہیں ہے پس متصل کو بلا مد پڑھنا قراءات اور روایت کے بالکل خلاف ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مقدار میں تفاوت ہے جس کی تفصیل شرح سبعہ اور تنویر و عنایات رحمانی وغیرہ میں درج ہے۔

۳ أَؤُنَبِّئُكُم آل عمران (ع) اور أَؤُنزِلَ ص (ع) اور ءَأُلْقِيَ تینوں میں اسی طرح تسہیل بلا ادخال سے اور یہ ابونشیط اور حلوانی دونوں سے صحیح ہے۔ اور یہ کلمات دو طرح پر ہیں ۱۔ وہ جن میں اجماعاً دو ہمزہ ہیں اور وہ أَؤُنَبِّئُكُم آل عمران (ع) اور أَؤُنزِلَ ص (ع) اور أَؤُلْقِيَ قمر (ع) یہ تین ہیں ان میں شاطبیہ سے تو صرف تسہیل مع ادخال ہے اور طیبہ سے تسہیل بلا ادخال بھی ہے اور طرق کی تفصیل یہ ہے کہ دانیؒ کی وہ قراءت جو ابوالحسنؒ سے ہے اس کی رو سے تو ادخال ابونشیط اور حلوانی دونوں سے ہے اور ان کی جو قراءت ابوالفتح سے ہے اس کی رو سے ادخال صرف ابونشیط سے ہے اور جمہور دونوں طریقوں سے ادخال ہی پر ہیں۔ رہا قصر یعنی عدم ادخال سو اس کو ابن الفحام نے قالون کے دونوں طریقوں سے نقل کیا ہے۔ اور دانیؒ نے جامع البیان میں اسکی

نسبت صرف حلوانی سے کی ہے۔ ۲؎ وہ جس میں صرف نافع اور ابو جعفر کے لیے دو ہمزہ ہیں اور وہ ءَاُشْهِدُوْا زخرف (غ) میں ہے۔ اس میں طیبہ کی طرح نظم و تیسیر سے بھی ادخال اور عدم ادخال دونوں ہیں اور دونوں ابونشیط کے طریق سے ہیں۔ اور ابن مہران نے ابونشیط اور حلوانی دونوں کے طریق سے قالون کے لیے صرف ادخال نقل کیا ہے اور ابوالعز اور ابن سوار نے اسی ادخال کی نسبت حمامی کے طریق کے سوا دوسرے طرق سے حلوانی کی طرف کی ہے اور اکثر مصنفین نے قالون کے لیے ان کے دونوں طریقوں سے اس میں ورش کی طرح تسہیل بلا ادخال ہی بیان کی ہے۔ نتیجہ یہ کہ اجماعی تین کلمات میں تو نظم و تیسیر سے صرف تسہیل مع ادخال ہے اور طیبہ سے تسہیل بلا ادخال بھی ہے۔ اور ءَاُشْهِدُوْا میں طیبہ کی طرح نظم و تیسیر سے بھی دونوں وجوہ ہیں۔

۳؎ اَىِٕمَّةً میں پانچوں جگہ جو توبہ (غ)، انبیاء (غ)، قصص (غ و غ) و التنزیل السجدہ (غ) میں ہے اسی طرح ادخال کے بغیر دوسرے ہمزہ کا کسرہ یا سے ابدال بھی ہے اور بلاشک صحیح ہے لیکن جمہور تسہیل بلا ادخال ہی پر ہیں۔ اس لیے یہ قوی تر ہے۔ ۵؎ لِلنَّبِیِّءِ اِنْ اَرَادَ احزاب (غ) اور بُیُوْتَ النَّبِیِّءِ اِلَّا احزاب (غ) دونوں میں وصلاً

پہلے ہمزہ کی تسہیل بھی لیکن نشر کی رو سے یہ وجہ ضعیف اور ابدال و ادغام والی وجہ یعنی لِلنَّبِیِّ اِنْ اور بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا مختار ہے ۶؎ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ توبہ (غ)، اور وَالْمُؤْتَفِكَةَ نجم (غ)، اور وَالْمُؤْتَفِكٰتُ حاقہ (غ) تینوں میں اسی طرح ہمزہ کا واو سے ابدال بھی ۷؎ عَادَا الْاُوْلٰى اسی طرح لام کے بعد

واو ساکنہ سے۔ اس واؤ کو ہمزہ سے نہیں بدلتے بلکہ واو ہی رہنے دیتے ہیں اور اس میں دونوں طریقوں سے ہمزہ اور واو (لُوْلٰی اور لُوْلٰی) دونوں صحیح ہیں لیکن حلوانی سے ہمزہ اور ابونشیط سے واو مشہور تر ہے۔ اور واو کی وجہ طیبہ ہی سے ہے نہ کہ نظم و تیسیر سے بھی۔ اور ہمزہ کی علتیں دو ہیں (۱) نقل کے بعد ہمزہ تو حذف ہوگیا پھر واو کو ہمزہ سے بدل لیا جس طرح بِالسُّؤْقِ اور یُؤْقِنُ میں بدل لیتے ہیں۔

(۲) اُوْلٰی اصل کی رو سے اُؤْلٰی تھا۔ چونکہ دو ہمزہ جمع تھے اور دوسرا ساکن تھا اس لیے اس کو وجوباً واو سے بدل لیا اور جب اس میں نقل ہوئی تو پہلا ہمزہ حذف ہوگیا اور دو ہمزہ جمع نہیں رہے اس لیے ہمزہ لوٹ آیا اور لُؤْلٰی ہوگیا پس جب ہمزہ روایت سے ثابت اور دلیل سے مؤید ہے تو اس پر اعتراض کرنے والے غلطی پر ہیں۔ کہ ۸ وَیُعَذِّبْ مَنْ یَّشَآءُ بقرہ (ع) اسی طرح با کے سکون اور اظہار سے بھی جو صرف طیبہ سے ہے۔ اور یہ ارشاد کی اور سبط الخیاط کی کفایہ کی رو سے ابونشیط اور حلوانی دونوں سے ہے اور مبہج وغیرہ میں صرف حلوانی سے ہے۔ رہا ادغام سو وہ ابونشیط سے اکثر کی روایت ہے اور قالون سے تمام اہل مغرب کی روایت بھی ادغام ہی سے ہے غرض دونوں صحیح ہیں۔ ادغام شاطبیہ اور طیبہ دونوں سے ہے اور اظہار صرف طیبہ سے ہے۔

کہ ۹ هَارٍ میں امالہ کی طرح فتح بھی ہے۔ کہ ۱۰ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اسی طرح ادغام اور غنہ سے جو ان کے لیے جمہور اہل عراق اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات سے ہے۔ اور اظہار نظم و تیسیر میں ہے اور جمہور اہل مغرب کی روایۃ ہے۔ اور جامع البیان کی رو سے ادغام حلوانی سے ہے اور اظہار ابونشیط سے

اور نشر کی تحقیق پر قالون کے لیے دونوں طریقوں سے اظہار و ادغام دونوں صحیح ہیں اور ان کے لیے یٰس میں بھی ہے جو ہذلی اور ابن بلیمہ وغیرہما سے ہے پس اس میں اصبہانی بھی شامل ہیں۔ رہا نٓ وَالْقَلَمِ سو اس میں قالون کے لیے دونوں طریقوں سے فقط اظہار ہے۔ ۱۱ اِرْکَبْ مَّعَنَا ہود اور یَلْهَثْ ذّٰلِكَ اعراف میں اظہار و ادغام دونوں ہیں۔ ۱۲ يَخِصِّمُوْنَ یٰسٓ (ع) میں خا کا کامل فتحہ بھی اور یہ صرف طیبہ میں ہے جس کو ابن بلیمہ کی تلخیص وغیرہ سے لیا ہے اور یہ تیسری وجہ ہے۔ ۱۳ مِنْ رَّبِّهِمْ اور مِنْ لَّبَنٍ اور ثَمَرَةٍ رِّزْقًا اور ہر رِّزْقًا لَّكُمْ جیسی ان تمام مثالوں میں جن میں نون ساکن یا تنوین کا ادغام را اور لام میں ہو رہا ہو ان میں ہر جگہ ادغام ناقص مع الغنۃ بھی۔ اور یہ بھی بہت سے اہل ادا وغیرہم سے منقول ہے اور نشر کے طرق سے ابوبکر اور حمزہ اور کسائی اور خلف کے سوا سب کے لیے صحیح ہے لیکن جمہور اہل ادا اور تجوید کے جلیل القدر امام ادغام کامل بلاغنہ ہی پر ہیں اور شہروں کے اماموں کا عمل بھی ادغام کامل ہی پر ہے۔ ۱۴ مریم (ع) کے ہا اور یا دونوں میں نظم و تیسیر سے تو فتحہ ہی مناسب تر ہے اور طیبہ سے دونوں میں تقلیل بھی درست ہے ۱۵ یٰسٓ کی یا میں فتح کی طرح تقلیل بھی ہے۔ ۱۶ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ بقرہ (ع) ۳۹ اسی طرح ہا کے سکون سے۔ اور اس میں دونوں طریقوں سے ضمہ اور سکون دونوں وجوہ ہیں لیکن ابونشیط کے طریق سے خلف یعنی سکون نادر و قلیل ہے اور ثُمَّ هُوَ قصص (ع) میں بھی دونوں وجوہ ہیں اور دونوں طرق سے ہیں اور ابونشیط کے طریق سے ضمہ نادر ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس میں سکون شاطبیہ اور طیبہ دونوں سے

اور ضمہ صرف طیبہ سے ہے ۱۷ مخفف میں قصر پڑھتے ہوئے لَا اِلٰہَ کے پہلے الف میں ہر جگہ مد تعظیمی جس کی مقدار تین الف کے برابر ہے ۱۸ تکبیر جو وَالضُّحٰی سے شروع ہوتی ہے اس کے بارے میں چار قول ہیں ۱ صرف بزی کے لیے ہے اور تین طرح ہے (۱) صرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پھر اس کو شروع کون سی سورت سے کیا جائے اس میں بھی تین قول ہیں (۱) وَالضُّحٰی کے آخر سے۔ اس قول کی رو سے تو سورۂ ناس کے آخر میں بھی تکبیر پڑھی جائے گی (۲) وَالضُّحٰی کے اول سے۔ (۳) سورۂ انشراح کے اول سے۔ ان دونوں صورتوں میں سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر نہیں پڑھی جائے گی۔ ۲ دوسرے قول پر تکبیر قنبل کے لیے بھی اور مقام میں، وہی تفصیل ہے جو ابھی درج ہوئی لیکن یہ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نہیں پڑھتے پس ان کے لیے دو طرح ہے یعنی صرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۳ تیسرے قول پر تکبیر سوسی کے لیے بھی ہے اور سورۂ انشراح سے شروع ہوتی ہے ۴ چوتھے قول پر تمام قراء کے لیے ہے اور صرف وَالضُّحٰی سے نہیں بلکہ تمام سورتوں کے اول میں ہے۔ پس اس قول کی رو سے ہر ایک راوی کے لیے تکبیر پڑھ سکتے ہیں لیکن مشہور بزی ہی سے ہے اور اسی تفصیل سے ہے جو پہلے قول میں درج ہوئی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَانْفَعْ بِہَا الطَّالِبِیْنَ وَاِیَّایَ وَوَالِدَیَّ وَاَعِزَّائِیْ وَاَحِبَّائِیْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞

احقر ابو عبید اللہ رحیم بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی۔ خادم القرآن مدرسہ خیر المدارس ملتان شہر۔

۱۶ رجب المرجب ۱۳۷۵ھ بروز چہار شنبہ

ضروری تنبیہ یا فائدہ جلیلہ

یہ تو معلوم ہی ہے کہ علم قرآءت اُس علم کا نام ہے جس میں وہ الفاظ اور مسائل بیان کیے جاتے ہیں جو نزول کی رو سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی کئی طرح آئے ہیں اور فن کے محقق اور متبحر اماموں نے صحیح اور غیر صحیح قراءۃ کے معلوم کرنے کے لیے ایک ضابطہ مقرر کر دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس قراءۃ کے تین رکن ہوں :-

۱۔ قرآن کے رسم الخط کے موافق ہو۔

۲۔ نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے مطابق ہو۔

۳۔ صحیح اور متصل سند کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔ وہ قراءۃ صحیح ہے جس کا قبول کرنا اور اس کو صحیح سمجھنا امت پر واجب اور فرض ہے۔ اور اصل رکن صرف تیسرا ہے۔ رہے باقی دو سو وہ محض تائید اور تقویت کے لیے ہیں۔ اور جو حضرات علمِ بیان سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک مقصد کو کئی طرح کی عبارتوں سے بیان کرنا کلام کی خوبیوں میں سے ہے اور قرآءت اور روایات کی شان بھی یہی ہے کہ باوجود اس کے کہ الفاظ کی شکلیں متعدد ہو جاتی ہیں لیکن مفہوم اس پر بھی متحد ہی رہتا ہے بلکہ ہر ایک قراءۃ پر دوسری سے اعلیٰ ترین معنیٰ نکلتے ہیں۔ اگر درازی کا خوف مانع نہ ہوتا تو یہاں چند مثالیں درج کر کے ان خوبیوں کا قدرے نمونہ پیش کیا جاتا۔ اگر اس لطف سے بہرہ اندوز ہونے کا شوق ہو تو اردو داں حضرات شرح شاطبیہ جلد ثانی و جلد ثالث (مصنفہ حضرۃ العلامۃ مولانا القاری فتح محمد صاحب مدظلہ) کا مطالعہ فرمائیں اور علماء عربی جاننے

والے حضرات اس مقصد کے لیے اتحاف فضلاء البشر اور ابراز المعانی اور جعبری کی شرح وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ نتیجہ میں اہلِ انصاف اس کا اعتراف فرمائیں گے کہ اگر علم ہے تو علمِ قرآت ہی ہے اور بے شک یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کے حاصل کرنے اور مہارت پیدا کرنے میں عمر کا زیادہ سے زیادہ حصہ صرف کیا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ علماء کی تفریح کا سامان جس قدر اس علم میں ہے دوسرے علوم میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے لیکن "ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نہ چشی"۔ اور اردو کا شاعر کہتا ہے ؎

لذت اس مے کی نہ پہچانو گے جب تک نہ پیو ۔۔۔ ہم قسم کھا کے خدا کی یہ کہے دیتے ہیں

اظہارِ تاسف لیکن یہ بات نہایت حسرت اور افسوس اور غم کے ساتھ پڑھی اور سنی جائے گی کہ آج اِس دَورِ کفر و الحاد میں جس طرح مختلف فتنے یعنی فتنۂ انکارِ احادیث، فتنۂ خاکسارت قادیانیت وغیرہ وغیرہ پرورش پا رہے ہیں اسی طرح فتنۂ انکارِ قرآت بھی رونما ہو رہا ہے اور افسوس بالائے افسوس یہ ہے کہ علماء کہلانے والے حضرات میں سے بھی بعض حضرات قرآت کا انکار کرتے ہیں اس کو جہالت اور زندیقیت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ اگر یہ حضرات فن کی بے شمار کتابوں میں سے صرف علامہ جزریؒ کی کتاب النشر فی القرآت العشر ہی کا مطالعہ فرما لیتے تو بشرطِ انصاف ایک لمحہ کے لیے بھی اس جرمِ عظیم کے ارتکاب کی جرأت ان کو نہ ہوتی۔

لیکن اللہ رے نادانفیت کہ جہاں اس کا راج ہو وہاں توقع کے بالکل خلاف چیزوں کا رونما ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ یہاں درازی کے خوف کے پیشِ نظر صرف ابو محمد مکیؒ جو فن کے جلیل القدر امام ہیں ان کے ارشاد کے نقل کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ عبرت کے لیے کافی اور وافی ہوگا۔ موصوف اپنی کتاب کشف کے تکملہ میں فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو کچھ روایت کیا جاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل وہ جس میں (مذکورہ بالا

تینوں رکن موجود ہوں اس کو یقینی طور پر صحیح اور برحق ماننا پڑے گا اور یہ مقبول بھی ہے۔
اور اس کا پڑھنا بھی صحیح ہے کیونکہ یہ رسم کے بھی موافق ہے اور اجماع سے لی گئی ہے۔
اور اس کا منکر کافر ہے۔ (جیسے مٰلِکِ. مَلِکِ. وَمَا یُخٰدِعُوْنَ. وَمَا یَخْدَعُوْنَ
وَوَصّٰی. وَاَوْصٰی وغیرہ وہ تمام قراتیں جو مشہور ہیں)
پوری تفصیل کے لیے عنایاتِ رحمانی جلد اول ص۲۳ کا مطالعہ فرمائیں۔ اور وہ دس
قرآآت اور بیس روایات جو علامہ جزری رحمہ اللہ کی نشر میں درج ہیں بلاشبہ
اور بلاشک ایسی ہیں جن میں تینوں رکن پائے جاتے ہیں جن کے منکر کو ابو محمد مکی رحمہ اللہ
کافر بتاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین
والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء سیدنا ونبینا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحٰبہ واھل بیتہ وذریتہ اجمعین۔ ربنا
تقبل منا انک انت السمیع العلیم وانفع بہ الطالبین و
ابائی ووالدی واعزائی واحبائی اجمعین۔ برحمتک
یا ارحم الراحمین

احقر ابو عبید اللہ رحیم بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی
خادم القرآن مدرسہ خیر المدارس
ملتان شہر
۱۶ رجب المرجب ۱۳۷۵ھ بروز چہارشنبہ
(طبع دوم)

تقریظ

از حضرت استاذی شیخ القراء حافظ قرآت عشرہ وشاطبیہ وطیبہ ودرہ وغیرہا
حضرت مولانا القاری فتح محمد صاحب پانی پتی مدظلہ العالی
حال مقیم شکارپور (سندھ)

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد احقر نے رسالہ روایت قالون کو جو میرے عزیز قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی صدر مدرس درجہ قرآت خیر المدارس ملتان کا مرتب فرمایا ہوا ہے اس کو حرفاً حرفاً اور کئی بار سنا اور بفضلہ تعالیٰ جامع اور مکمل پایا۔ اور اس کی جامعیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ میں نے اس خیال سے کہ کوئی وجہ رہ نہ گئی ہو تمام قرآن کو پڑھ کر دیکھا، سو عالم یہ تھا کہ بہت سی وجوہ کو میں خود سہواً چھوڑ جاتا تھا لیکن کتاب میں وہ سب کی سب موجود ملتی تھیں۔ عزیز موصوف کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے خدمتِ قرآن کا سلیقہ قابلِ رشک عطا فرمایا ہے اور اسی لیے بارہ تیرہ سال کی قلیل سی مدت میں موصوف کی کوشش اور محنت سے ملتان شہر کے حفاظ کی تعداد میں ساٹھ ستر افراد کا مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اس خدمت کے ساتھ ساتھ چار پانچ سال کے عرصہ سے موصوف کے دل میں یہ شوق بھی موج زن ہے کہ جس طرح حفاظ کو حفص کی روایت حفظ ہے اسی طرح وہ سب روایتیں بھی حفظ ہو جائیں جو صحیح سند کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہونچی ہیں جو کل بیس روایات ہیں اور اسی شوق کی بنا پر اس سلسلہ میں عزیز موصوف نے تنویر شرح تیسیر اور روایت ابوبکر یہ دو کتابیں بھی نہایت جاں فشانی سے تالیف فرمائی ہیں اور آپ کی تالیفات میں سے الخط العثمانی، تحفۃ الحفاظ تشابہات القرآن جیسے رسالے بھی ہیں۔ ان سے آپ کے شوق کا اندازہ ہو سکتا ہے اور موصوف کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ ہر روایت میں ایک ایک رسالہ الگ الگ مرتب کر کے چھپوا دیا جائے تاکہ جو بچے حافظ ہیں وہ ہر ایک روایت کو آسانی سے یاد کر لیں چنانچہ یہ رسالہ روایت قالون بھی اسی سلسلہ کی اہم کڑی ہے۔ دعا ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ عزیز موصوف کے اس ارادہ کو جلد سے جلد پورا فرما کر خلعتِ قبولیت سے مزین فرمائے۔

(حضرت قاری فتح محمد (صاحب) عفا اللہ عنہ